

سَعْمَاءِ رِحَابٍ

پندرہ روزہ

دنیا کا رُخ غلط ہے

اس وقت دنیا کے اندر جو انقلاب آیا ہوا ہے، اس کو خواہ کسی عنوان سے بیان کیا جائے وہ یہ ہے کہ انسان کا رُخ خیر سے شر کی طرف مڑ گیا ہے، ساری طاقتیں ہیں لیکن اس کی منزل غلط ہو گئی ہے، وہ چل رہا ہے، چلنے ہرگز بند نہیں ہوا بلکہ پہلے چلتا تھا پھر دوڑنے لگا اور اب اُڑنے لگا ہے لیکن جس طرف اُڑ رہا ہے وہ شر کی منزل ہے، انسانیت کشی کی منزل ہے، انسان کو بر باد کرنے کی منزل ہے۔

(حضرت سیدنا سعید ابوالحسن علیہ السلام)

(حضرت سیدنا سعید ابوالحسن علیہ السلام)

Mobile: 09415786548

Mohd. Akram
Jewellers



Near Odeon Cinema, Lucknow

Phone: Shop. 0522-2274606
0522-2616731

محمد اکرم جوپنلیس

New

Ph: 2266786

Sana Jewellers

شنا جوپنلیس

Riyaz Ahmad
Ghayas Ahmad

301/17, Srai Bans
Akbari Gate, Chowk, Lucknow-3

Res: 2226177
Akbari Gate
2268845

Shop: 9415002532
2613736
3958875

سونے چاندی کی دنیا میں ۵۷ سالہ دیرینہ نام

حاجی صفی اللہ جوپنلیس
ہمارا نیسا شوروم

گورج جمال کے سامنے ایک آباد لکھنؤ پر پروپرٹر: محمد اسماعیل

HAJI SAFIULLAH JEWELLERS

Opp: Gadbad Jhala Aminabad, Lucknow-18

Quba Cleaning



قبا اونگ

مینی فیکچر س

ٹیڈر س اونگ - ونڈو اونگ = ڈوم اونگ
فکس اونگ - لان اونگ - ڈیمودیٹ

سل کراس گوری بازار سرو جنی تکر کانپور روڈ لکھنؤ
Tel : 0522-2817580 - 9335236026 - 9839095795

لکھنؤ کے قدیم مشہور معرف صندل سے تیار کردہ
جو شہودیہ اڑطیات

دھنیات، عقایات، اکلہ پر نجوم، کار پر نجوم، درم فریخ،
ظور پر نجوم، دس گلاب، دوس گلکڑ، عرق گلاب،
عرق کیڑہ، آرچی، ہرمل پر ڈوٹس

ایک سچے گھریفہ لاکر صنعت کا منحصرہ دریں

اظہار سن پر فیو مرس

اکبری گیٹ چوک سکر

دھنیات، عقایات، اکلہ

P IZHARSON PERFUMERS
H.O. Akbari Gate, Chowk, Lucknow
Tel: 0522-225207 Mobile: +91-9415009102
Branch: C-5 Jamiat ul Masjid, Hazratganj
Lucknow 226001 U.P. INDIA Cell: 91-9415784322
Email: izharsonperfumes@yahoo.com

RS.10

Editor Shamsul Haq Nadwi, Printed & Published by Athar Husain
On behalf Majlis-e-Sahafat-wa-Nashriyat at Azad Printing Press Mahboob Building Nazirabad, Lko. Ph:0522-2614685

DESIGNED BY HAMID, DALIGANJ LUCKNOW. Mobile : 9889354027

اس شمارے میں

۱	شعر و ادب	دیکھ کر رنگ چمن
	علامہ اقبال	
۲	مساحت ندوی	اداریہ
		زمانہ کا شکوہ
۳	حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی	تعلیم و تربیت
		سچ دینی تعلیم و تربیت
۴	حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی	کار دعوت
		اصلاح و دعوت کا نبی طریقہ
۵	حضرت مولانا سید محمد راجح حسینی ندوی	محسن اعظم
		سیدنا محمد رسول اللہ علیہ السلام
۶	پروفیسر حسن عثمانی ندوی	شخصیت
		مولانا شاہ حسین الدین احمد ندوی
۷	پروفیسر حسن عثمانی ندوی	فقہ و فتنوی
		ذرا فتن اول کو آواز دینا
۸	مفتی محمد ظفر عالم ندوی	سوال و جواب
		عبد الرحیم ندوی
۹	عالم اسلام	فتح کرد
		ابوالمعظّم ندوی
۱۰	فلسطین کی خبریں	ایک مطالعہ
		"کاروان زندگی جلد غشم"
۱۱	پروفیسر حسنی احمد صدقی	بے لام
		بلند و ستانی میڈیا کا کردار
۱۲	سلمان نیم ندوی	روداد
		ساحل علاقوں کا سفر
۱۳	محمد حسن سی ندوی	رسید کتب
		تعارف و تصریح
۱۴	م، ح، ح	

تَعْمِيرِ حَيَاةٍ

شماره نمبر: جلد نمبر: ۲۵

۱۴۰۹ مطابق ۲۷ ربیع الاول ۱۴۳۴ھ

زیر سرپرستی

حضرت مولانا سید محمد راجح حسینی ندوی

(نااظم ندوۃ اعلماً بکیو)

پروفیسر حسنی احمد صدقی

(معتمدالندوۃ اعلماً بکیو)

زیر نگرانی

مولانا محمد راجح حسینی ندوی

(ناظر عام ندوۃ اعلماً بکیو)

مدیر مسئول

مساح ندوی

نائب مدیر

محمود حسنی ندوی

مجلس مشاورت

• مولانا عبداللہ حسینی ندوی • مولانا محمد خالد ندوی عازی پوری

• ائمۃ الدین شجاع الدین • فی شمارہ ۱۰۰/۲۰۰۹

سالانہ زر تعاون ۲۰۰۹ فی شمارہ ۱۰۰/۲۰۰۹

ایشیائی، یورپی، افریقی و امریکی ہمالک کے لئے۔ ۰۳۳۴۵۳۱۰۰۰

درافت مختصر تحریفات کے نام سے بنائیں اور فائز تحریفات ندوۃ اعلماً بکیو کے پڑپورہ کریں، پیچے

سے پیشی جانے والی رقم قابل قبول نہ ہوگی۔ اس میں اوارہ کا انتساب ہوتا ہے۔ برداہ کرم اس کا خیال رکھیں۔

ترسل زر اور خط و کتابت کا پاؤ۔

Tameer-e-Hayat

P.O.Box No.93 Tagormarg, Badshah Bagh, Lucknow-7

E-mail: nadwa@sancharnet.in Ph: (0522) 2740406

مشروون انگریزی رائے سے اوارہ کا حقیق ہونا ضروری ہیں ہے

آپ کے ارادی بہرے پیغمبر کی طرف ہے کہ کچھ اک اپ کا زر تعاون اور اس کا پہنچاتے۔ پس احمدی زر تعاون اور اس کی

تین ایسا پیغمبر ایسا جو ایسا ہے کہ کچھ اپ کا زر تعاون اور اس کا پہنچاتے۔ پس احمدی زر تعاون اور اس کے ساتھ ہے۔ (پیغمبر حضرت)

پغمبر پیغمبر ہیں نے آزاد پر ہنگپ پر پیس نظیر آباد لکھوئے میٹ کر کے فائز تحریفات

جس سحافت و ثیریات یکور مارک بارشاہ باع لکھوئے میٹ کر کے شائع کیا۔

Are you planning to sell your car ?

...which has served you faithfully for years would obviously mean a lot to you.

Now you can be rest assured, when it comes to selling your old car, **Classic Automotives**, always have the best offer for you.

We believe in true and realistic value for your used car which also spells '**Clean Deal**'.

Our other usual features are:

• Spot Settlement

- You don't have to wait for your money.

• Evaluation at your doorstep

- You don't have to move around wasting time in traffic jams.

• Risk free selling

- Your vehicle will not be sold without transfer of ownership.

• No commission • No Brokerage • No Hidden Costs

With all these lucrative benefits we wouldn't be expecting you to sell your car to any of your relatives, friends or mechanics!

Simply because, we are committed to this business and always give you the best deal with peace of mind.

Call 98451 00668

 classic
automotives
*Gear up for the
journey of life.*

Classic Automotives Bangalore Pvt. Ltd.

Indiranagar: #324, CMH Road, Bangalore 38. ☎: 32966155 || 9845600668

Mekri Circle: #40, C. V. Raman Avenue, Bangalore 80. ☎: 32966433 || 9945187878

HSR Layout: #9, BDA Complex, Sector VI, Bangalore 02. ☎: 32966133 || 9845226464

Jayanagar: #574, 11th Main, 5th Block, Bangalore 41. ☎: 32966144 || 9980582424

Yelahanka: #2, MIG, 1st Main, New Town, Bangalore 64. ☎: 32966166 || 9845700668

Whitefield: #132, Whitefield Main Road, Bangalore 66. ☎: 32966422 || 9845229292

زمانہ کا شکوہ

محل الحق ندوی

یہ بات عام طور پر کمی جاتی ہے کہ حالات بہت خراب ہیں اور بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں، اخبار پر ہتھے، ریڈیو سینے، تبلیغی زبان دیکھنے، ان سب کا پیشہ حسایہ اسی ہوتا ہے جس کو پڑھ کر، سن کر اور دیکھ کر انسانیت کا، انسانوں سے محبت کا تھوڑا سا بھی احساس و شعور رکھنے والا شخص فکر مнд ہوتا ہے، کہ کیا کیا جائے؟ اس طبقان کو روکنا دشوار ہے، اس لیے کروں اسکل نشر و اشتاعت انہیں ہاتھوں میں ہیں جو اس بگاڑ کو بگاڑ سمجھتے ہیں بلکہ اس کو آزادی رائے اور آزادی خیال سے تجیر کرتے ہیں، جب صورت حال یہ ہو تو حضرات جن کو انسانیت کے درد کا کچھ حصہ حاصل ہے اور اس صورت حال سے جلتے اور کڑھتے ہیں اور اصلاح حال کے لیے کچھ باتھ پاڑاں مارتے ہیں تو ان کی آواز صدا صحر (جس پر کان نہیں دھرا جاتا) ثابت ہوتی ہے، اور اپنی کوششوں اور کادشوں کو قصہ برآب (پانی پر لکر کھینچنا) سمجھ کر مایوسی کا فکار ہوتے ہیں اور ہمت ہار بیٹھتے ہیں کہ جب کچھ ہونا ہی نہیں تو کرنے کا حاصل کیا؟

یہ خیال کہ ہم کو جو عہد طلا ہے یہ تاریخ انسانی کا بدترین دور ہے اس میں کسی کوشش، کادش کا کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ اس خیال کا آنا بھی ایک فتنہ اور شیطانی دوسرا ہے، اپنا کام کرتے رہتا ہے ہر صاحب ایمان اور باشور کا فریضہ ہے، اس میں کامیابی اس ذات عالیشان کے اختیار میں ہے جو پورے نظام کا نکات کا بنانے اور چلانے والا ہے۔

تاریخ انسانی میں بھی ہوتا آیا ہے، اور مالک حقیقی کی حکمت بالغاء میں مخفی ہے کہ خبر و شر اور حق و باطل کا یہ معزکہ برادر جاری رہے کہ بیک و بد، مومن و منافق، خداش اس و خدا فراموش بلکہ باغی و طاغی میں فرق ہو اور دونوں کا اتحام سامنے آئے اس دن جو اس کا نکات کے قاتے لیے ایسے طے شدہ ہے اور اس کا جو وقت مقرر ہے اس میں ادنیٰ تقدیم و تاخیر نہیں ہو سکتی، جیسے رات و دن کے آنے جانے اور موسم کے بدلنے، سورج، چاند کے نکلنے، ذوبنے کے جو واقعات مقرر ہیں اپنے وقت ہی پر آتے جاتے ہیں اس میں معنوی تخلف بھی نہیں ہوتا اسی طرح اس عالم کے قاتا ہونے کا جو وقت مقرر ہے اس سے ذرا بھی آگے بیچھے نہیں ہو سکتا، وہ آکے رہے گا اور خیر و شر کی میزان عدل (الاصف کی ترازو) قائم ہو گی اور دونوں حتم کے انسانوں کو ان کے اچھے یا بے اتحام کو قطبی طور پر پہنچایا جائے گا کہ مالک حقیقی کا وعدہ اور تعین و دفت آگے بیچھے نہیں ہوتا وہ خود فرماتا ہے "ان وعد الله حق فلات غرنکم الحياة الدنيا ولا يغرنكم بالله الغرور". (لقمان: ۱۰)

(بیک اللہ کا وعدہ حمیک ہے، سو تم کو نہ بہکائے دنیا کی زندگانی اور نہ جو کوادے تم کو اللہ کے نام سے وہ دعا باز (یعنی شیطان))

اس لیے اہل ایمان کو نازک سے نازک حالات میں بھی ہمت نہ ہارنا چاہئے بلکہ اپنی وحشت و قدرت اور سکل کی حد تک کام کرتے رہنا چاہئے، نتیجہ مالک پر چھوڑ دینا چاہئے پھر وہ مایوسوں کے تاریک پردوں سے کامیابوں کے چاند، سورج نکالے گا جیسا اب تک کی تاریخ انسانی میں ہوتا آیا ہے، سورہ عصر میں پوری تاریخ انسانی کا خلاصہ بیان کر دیا گیا ہے اسی لیے کہ اہل ایمان ہمت نہ ہاریں، فرمایا:

"والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذين آمنوا و عملوا الصالحات و تواصوا بالحق و تواصوا بالصبر".
(زمانہ شاہد ہے) حتم ہے عصر کی بلاشبہ انسان ٹوٹے میں ہے، مگر جو لوگ کہ یقین لائے اور کیے بھلے کام اور آپس میں تاکید کرتے رہے پچھے دین کی اور آپس میں تاکید کرتے رہے جعل کی۔ (سورہ عصر)

جب حقیقت یہ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے آخری نبی کو تھن سے کئیں حالات سے گزار کر آسمان کے مصلحتیں و دعیوں کے لیے اسوہ اور نمونا اپنی کتاب میں محفوظ کر دیا ہے تو پھر مايوں ہو کر کام چھوڑ دینا کیا معنی رکھتا ہے.....
(بقرہ سورہ ۲۰۴)

دیکھ کر رنگِ چمن ہونہ پر پیشہ مالی

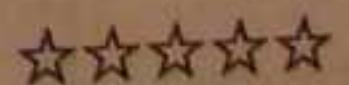
علامہ اقبال

کوکب غنچہ سے شاخص ہیں چکنے والی
دیکھ کر رنگِ چمن ہونہ پر پیشہ مالی
گل بر انداز ہے خونِ شہداء کی لالی

رنگِ گردوں کا ذرا دیکھ تو عنابی ہے
یہ نکلتے ہوئے سورج کی افق تابی ہے

پاک ہے گرد وطن سے سر داماں تیرا
تو وہ یوسف ہے کہ ہر مصر ہے کنعان تیرا
غیر یک بانگ درا کچھ نہیں ساماں تیرا
محل شمع اتی و در شعلہ دو دو ریوہ تو

عاقبت سوز بود سایہ اندریوہ تو
تونہ مٹ جائے گا ایں کے مٹ جانے سے
نہہ سے کو تعلق نہیں پیانے سے
پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانہ سے
ہے عیاں یورشی تاتار کے افسانے سے



صحیح دینی تعلیم و تربیت اور والدین کی ذمہ داری

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسین ندوی

کر رہے تھے تو خدا ان سے خوش ہوا، اور جو (صدق و خلوص) ان کے دلوں میں تھا وہ اس نے معلوم کر لیا تو ان پر تسلی نازل فرمائی اور انہیں جلدی حق غایت کی۔

جن کو یہ اغام ملا تھا اور جن کو قیامت تک کے لیے سندھی گئی ہے کہ اللہ ان سے راضی ہوا ایسے سنداونت اور بلند مرتبہ لوگ بھی اس آیت کے مقابلب ہیں جو بیعت رضوان میں شریک ہوئے تھے، اور عز و شرہ مبشر بھی اس میں یقیناً شامل ہیں، اور کبار صحابہ بھی اس میں شامل ہیں، اور بدرا و احمد کے "زمہ شہید" بھی مقابلب ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے وہ لوگو جو خود ایمان لا لچکے یا ایساہا اللذین آمنوا فروا انفسکم و اهليکم نزاراً و قودها الناس والحجارة عليهما ملا لکھہ ہو۔" یا ایساہا الذین آمنوا" یہ "آمنوا" ماضی کا صرف ہے ہر لفظ پر غور کیجئے، قرآن مجید کا کوئی لفظ اتفاقی یا بھرتی کا غلط شداد لا یعصون اللہ ما امرهم ويفعلون نہیں ہوتا، یہ کوئی شاعری نہیں "ایہا المؤمنون" کہا مایوسون۔ (سورہ التحریم: ۶)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو، اپنے آپ جاسکتا تھا "ایہا المسلمون" کہا جا سکتا تھا، اے کو اور اپنے الہ و عیال کو ایسی آگ سے بچاؤ جس کا مسلمانو! اے جماعت مومنین لیکن فرمایا "یا ایساہا الذین کوچاؤ، دوزخ کی آگ سے، کیا کوئی واقعہ آپ نے ایندھن آدمی اور پیر ہیں اور جس پر تسلی خوارخت مراجع آمنوا" اے وہ لوگو جو خود ایمان لا لچکے ہو، "قروانفسکم فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے و اهليکم نزاراً و قودها الناس والحجارة" بچاؤ اپنی اور جس کا ان کو حکم دیا جاتا ہے وہ بجالاتے ہیں۔

حضرات میں نے آپ کے سامنے قرآن شریف ماتحتوں کو ایسی آگ سے جس کا ایندھن ہے آدمی اور پیر، "اس مسلمان خاموش میٹھے ہوئے تاشادیکھرہے تھے اور اس کی ایک آیت پڑھی ہے جو اس سے پہلے بارہا آپ کے صورت حال پر راضی تھے، کیا ایسا کوئی واقعہ آپ کی نظر سے گزر رہے؟ تو کیا بے ضرورت یہ بات کہی گئی ہے کہ یوں قیامت تک کی تمام مسلمان سطیں اور جو بھی پیدا ہو اور اپنے کو مسلمان کہے وہ سب مقابلب ہیں، لیکن پہلے مقابلب اس کے وہ لوگ تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر ایمان لا لچکے تھے، آپ کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے دیا تھا، جن کو شرف صحابت حاصل تھا، اور اس پڑھا اور آپ کو یاد رہا، اگر آپ سے پوچھا جائے کہ آپ نے کتنی بڑی خوبی کی تھی، لیکن پہلے جان دینے پر بیعت کی تھی، جن کے متعلق ارشاد جوڑاگس چیز کے ہیں تو کم لوگ بتائیں گے۔

آیت یہی چونکا دینے والی ہے اور اسی ہے کہ ہے "لقدر رضی اللہ عن المؤمنین اذیبا عونك اگر اس کا خطرہ نہ ہو کہ بار بار جو چیز سامنے آتی ہے اس پر تحت الشجرہ فعل مافی قلوبهم فائز السکینہ سے قدر بہت جاتی ہے وہ دوزہ مردہ کی چیزوں میں سے کمی علیہم و اناہم فتحاً قریباً" (سورہ الفتح: ۱۸) جانے لگتی ہے، تو میں عرض کرنا اور اصرار کرتا کہ یہ آیت (اے چنبر) جب مومن تم سے درخت کے نیچے بیعت

ہونے والا ہے کہ دوزخ میں جائیں، ورنہ کون سے لوگوں نے انگریزوں کے عہد حکومت میں انگریزی پڑھی ہیں، اسی تھے شوق انگریز اور دین آموز تھے نہ انسان ہیں جو اپنے بچوں کو آگ کی طرف جاتے ہوئے جاتے ہیں مگر کامال دینی ہے، تب تو یہ کسی دفعہ دیکھیں اور ان کو روک نہ لیں؟ خطرہ صرف اس بات کا کسی کے عقیدہ پر اثر پڑتا تھا، نہ کسی مغلوق کا اتفاق پیدا ہوتا تھا اور اس کا نتیجہ اس کے نتیجے میں جلتا ہوتا ہے، اس مطلب یہ ہوا کہ ایسے اساب سے بچاؤ جو دوزخ کی واخیار مطلع ہوتا تھا، اس وقت بھیڑیے، چیختے بندر ہربات مان لیتا، یہ کان میں کہنے ہی کے مراد فہمے کے آپ نے پچ کا نام کسی اسکوں میں لکھایا اور باہر سے کوئی اور امڑی اور ملی کتے کے قصے پچے پڑھتے تھے، ویسے آگ تک پہنچانے والے ہیں، اس کو فتوح کی زبان میں کے ویسے ہی گھر آتے تھے جیسے جاتے تھے، لیکن اب "اساب مودیہ" کہتے ہیں، یعنی وہ اساب جو کسی نتیجہ تک پہنچانے والے ہوں، فقہاء کے نزدیک وہ بھی تھا کہ اسکو انتظام نہیں کیا، گویا آپ نے اپنے بچوں کا ایک طرح کی صورت حال یہ نہیں ہے، سرکاری نصابی کتابوں میں تائج کے حکم میں داخل ہیں، مثلاً انگریز شخص کسی کو اسی عقیدہ پر اڑائیے والے اسماق، قصہ کہانیاں دوادے رہا ہے جس کے نتیجے میں موت ہوئی ہے، چاہے اس کے نتیجے کی کتابیں پڑھ کے، نہ محلہ میں کسی شارہ و جانتا ہے کہ دینی کتابیں پڑھ کے، اور جو کسر کتابوں میں رہ جاتی ہے، اور مضاہیں ہوتے ہیں، اور جو کسر کتابوں میں رہ جاتی ہے، اس کے نتیجے میں موت ہوئی ہے، چاہے دوسرے ہے، ایسا کام ایسے کرنے پڑتے ہیں جو اسلام کے عقیدہ انجامی کام ایسے کرنے پڑتے ہیں، اس کے نتیجے میں موت کا آنا تھی ہے، تو قانون بھی اس کو قاتل کہے گا، حکیم صاحبان کھنڈ کے منانی ہیں۔

میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ ڈھلوان راست ہو، تھا دھنگی، میں نے کہا ایک ماں کا حصہ آپ کو ساتا ہوں، ڈاکٹر صاحبان، بھی اس کو قاتل ہی سمجھیں گے، یہ بات جس پر پاؤں بھی نہ جنتے ہوں اس پر کوئی پچ سائیکل تو بھی میں آتی ہے، کہ ایسی چیزوں سے بچاؤ جو آگ تک پہنچتا ہوا جا رہا ہوا گے کھائی ہو، سائیکل کا بریک بھی پہنچادینے والی ہیں۔

اب میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ صورت حال

ٹھیک کام نہ کرتا ہو، باب دیکھ رہا ہے کہ پچ سائیکل پر بیٹھا اس وقت بھی ہے پچوں کی دینی تعلیم کا انتظام نہ کرتا ہے اور اس سے بھی واقعہ ہے کہ بریک نہیں ہے، اس پہنچ دن کے بعد وہ اکٹھا ہوئی تھیں، لیکن معلوم ہوتا ہے پچوں کو اس ماحول کے بالکل حوالہ کر دینا اور ان کو اس سے بھی واقعہ ہے کہ کوئی اور ترکیب نہیں کہ وہ سائیکل کر ان خاتون کا دل و دماغ کہیں اور ہے، وہ کہیں کے رحم و کرم پر چھوڑ دینا جو اس بات کا نہ مکلف ہے، نہ گا کہ اس بات کا اہل کر وہ پچوں کو وہ تعلیم دے گا، جس پر نجات موقوف ہے، پیغمبروں کی لائی ہوئی وہ تعلیم جس سے انکار نہیں کر سکتے تو اب میں آپ بہت پوچھنے پر انہوں نے کہا کہ پہنچیں، میں گھر میں اگر اس سے انکار نہیں کر سکتے تو اب میں آپ سے کہتا ہوں کہ موجودہ نظام تعلیم سے پچے کا ایمان کیسے ہے، آخرت کی ہلاکت ہے، تو اب یہ دیکھنا چاہئے کہ اس بات کو پچے کے لیے کیسے گوارا کیا جا رہا ہے؟ موجودہ سلامت رہے گا اگر خارجی و اضافی دینی تعلیم کا انتظام سے رُکز کر اپنے پیشوں میں آگ لگائے، یہیوں نے ایک ثابت و معین نظام تعلیم (Positive System of Education) ہے، اور اس کے بچوں کی فکر میں آگ لگ جائے کہ آگ میں چھلانگ نہ لگائیں، پھر اس آیت کا مطلب یہ ہے؟

اوہ اگر اس کو کوئی ایمانی توحیدی (Dose) دیا جاتا ہے ہندو دیوالا (Hindu Mythology) اس میں شامل ہے، جماہی یا شیئہ کتب ہیں، تعلیمی حلقوں میں، کوئی دینی کتاب سنائی جاتی ہے، ماں باپ دین کی تلقین کرتے

کتاب کے قصے ہوتے تھے، اور تم میں سے بہت سے

اور اگر اس کو کوئی ایمانی توحیدی (Dose) دیا جاتا ہے اس کی اصلاح کی جاتی ہے بچوں کے سچے کام کو ہونا جانتا ہے یا نہیں؟ اگر جانتا ہے اور جو کلے کا تو انی تسلی

رگزے گایا سیدھی رگزے گا جدھر مسالہ ہے، مگر شاہل ہے، انگریزوں کے زمانہ میں تعلیم سکول تھی، ملی

مشق است و ہزار بگانی

اصلاح و دعوت کا نبوی طریقہ

حضرت مولانا سید محمد راجح حنفی ندوی

اور اپنا نجیت کی پوری روح کا فرم انظر آتی ہے، اس سلسلہ کا ایک واقعہ حدیث کی کتابوں میں بھی ہے کہ ایک دیہاتی مسجد میں بھی زمین دکھ کر پیش کرنے لگا تو مسلمان دس کی طرف جھپٹ پڑے تاکہ اس کی خبر لیں، آپ ﷺ نے دیکھا تو روکا اور اس کو بلا کر زمی سے سمجھایا کہ یہ اللہ کی عبادت کی جگہ ہے، یہاں پیش کرنے کا نہیں کرنا چاہئے، آپ ﷺ ہمیں ہوئے نہیں جھنجھلانے بلکہ زمی اور سلوک سے سمجھایا اور کہا کہ پانی بھا کر گندگی کو دور کرو (۱)۔

ایسے ہی سکھانے اور سمجھانے کا ایک واقعہ اور انسانیت کے لیے عظیم رہبر کی اور وسیع ترین دائرہ میں عظیم ترین رہنمای کی حیثیت عطا کروئی گئی اور اس کا عمل صالح اور قال إننى من المسلمين [سورۃ حم السجدة، آیت ۳۳] سے سوال کیا، آپ ﷺ کے پاس دیئے کو کچھ نہ تھا، آپ ﷺ نے اس سے مخدرات کی، لیکن وہ نہ ماننا اور مقام ملا، وہ تو ملا، لیکن مزید یہ ہوا کہ انسانوں کو اس اور مانگنا چلا گیا، اور آپ ﷺ کی چادر مبارک کو ایسا سمجھا کہ اس کی وجہ سے آپ ﷺ کی گردن پر گیا، اور وہ سمجھتا گیا یہاں تک کہ کافنوں میں الْجَهَادِ، آپ ﷺ کی حیثیت اس وقت حاکم قوم کی بھی تھی، آپ سخت سزا دے سکتے تھے، لیکن آپ ﷺ سے یہ کہتے رہے، ہمارے پاس اس وقت کچھ نہیں ہے، وہ نہ میں ضرور جا بھا قاء، اور گویا انسان اپنے انسانی تشخص سے محروم ہونے کے دہانے پر ہوئی گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی اور اس نے آپ کی قتل اور شخصیت میں مصلح پیدا کیا، اور اس کو وحی الٰہی کے ذریعہ سے انسانوں کو انسانیت کے مقام پر لانے کی تصریب ہوتی ہے جو صبر کریں، اور اسے سوائے بڑے ذمہ داری پردازی، جس کو آپ نے بصورت اکمل پورا چاہئے والے نے آپ ﷺ سے کہا کہ تم لوگ بخشن کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک عظیم پیغمبر نبیت کا نتیجہ یہ ہوا کہ دشمن دوست بن گئے، لیکن اسی مدد نے آشا (Prophet) ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عظیم معلم و مریب بھی تھے۔ اور آپ کا طرز تعلیم و تربیت اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ اس طرز عمل کو اختیار کرنے میں آپ کو جس تحلیل اور صبر سے کام لیا پڑا وہ بھی غیر معمولی تھا، اور کوئی بھی کم مطابق تھا:

"ادع إلى سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة، وجادلهم بما تحيى آپ کی سیرت میں خوب ملتے ہیں، اس میں مجتہد اپنے ایک سعادت کا یہ حال تھا کہ جہانوں کا سلسلہ آپ ﷺ کی سعادت کا یہ حال تھا کہ جہانوں کا سلسلہ رہتا اور آپ ﷺ کے مکان کے باہر چوتھے پر اصحاب صفحہ حرج رہے تھے، اور ان کے کام

رب العالمین کی طرف سے حضور محمد مصطفیٰ صلی طریقے سے گفتگو کیجئے۔ بہترین نسبت کے ساتھ بلا یہ اور ان سے بہترین اللہ علیہ وسلم کو نبی کا مقام عطا کئے جانے پر آپ کو پوری اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ بات صحیح ہو سکتی ہے؟ مسلمان کی شان تو یہ ہے کہ اگر کسی طریقے سے یہ معلوم ہو جائے کہ اس کے پیچے کی تقدیر میں اسلام نہیں ہے یا یہ خدا نہ استاذ احمد بن حنبل رہے گا تو دعا کرے کہ اللہ اس کو خیر و عافیت

"وَمِنْ أَحْسَنِ قَوْلَةِ مُنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَظِيمَ تَرِينَ رَهْنَمَا كَيْ حَيْثِيْتَ عَطَا كَرِيْوَيْتَ إِنْتَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ" [سورۃ حم السجدة، آیت ۳۳]

اور اس سے زیادہ اچھی بات والا کوں ہے جو اللہ کی طرف بلا یہ اور یہ کام کرے اور کہے کہ میں یقیناً مسلمانوں میں سے ہوں۔

چنانچہ اس کے اثر سے آپ کو خصوصیت حاصل ہوئی تھی، جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس طرح کیا ہے:

"فَإِذَا الَّذِي يَدْعُكَ وَيَسْتَهْنَهُ عَدَاوَةً كَانَهُ وَلِي حَسِيمٍ، وَمَا يُلْقَاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يَلْقَاهَا إِلَّا ذُؤْحَظٌ عَظِيمٌ" [سورۃ حم السجدة، آیت ۳۲-۳۵]

(پھر وہی جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی صورت حال تھی کہ ضرورت فتح کرنے کے لیے بعض وقت کچھ بھی نہ ہوتا تھا، فاقہ بھی کرنا پڑتا تھا، اور بھی کچھ صرف چند بھجور پر اکٹھا کرتا ہوتا تھا۔

اس طرح کے ایک موقع پر آپ ﷺ سے مدد نصیبے والوں کے کوئی نہیں پا سکا۔)

آپ ﷺ کے مدد واری پردازی، جس کو آپ نے بصورت اکمل پورا چاہئے والے نے آپ ﷺ سے کہا کہ تم لوگ بخشن کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک عظیم پیغمبر نبیت کا نتیجہ یہ ہوا کہ دشمن دوست بن گئے، لیکن اسی مدد نے آشا (Prophet) ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عظیم معلم و مریب بھی تھے۔ اور آپ کا طرز تعلیم و تربیت اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ اس طرز عمل کو اختیار کرنے میں آپ کو جس تحلیل اور صبر سے کام لیا پڑا وہ بھی غیر معمولی تھا، اور کوئی بھی کم مطابق تھا:

"ادع إلى سبیل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة، وجادلهم بما تحيى آپ کی سیرت میں خوب ملتے ہیں، اس میں مجتہد اپنے ایک سعادت کا یہ حال تھا کہ جہانوں کا سلسلہ رہتا اور آپ ﷺ کے مکان کے باہر چوتھے پر اصحاب صفحہ حرج رہے تھے، اور ان کے کام

یقیناً اترے یہ تو اردو میں ہیں، ان سے کہا آپ لکھتے ہو گی، تمیں برس چالیس برس میں خود ایک ایسی نسل تیار ہو جائے گی جس کے نزدیک کفر و ایمان کا فرق، میں تھا، ان سے کہا گیا کہ آپ یعنی طب پڑھتے ہیں تو حیدر شرک کا فرق، عقائد و مذاہب کا فرق سب بے محتی باشیں ہو جائیں گی، کچھ کہنا نہیں پڑے گا۔ ایک ایسی نسل کے تیار ہونے کا حکم اندریش پچھلے کھلے دہاں پہنچا، ماہس کی ذیماں اخائی اس کو کھولا اس نے کبھی دیکھا تھا، اپنی بڑی بہن کو یا بھائی کو اس طرح اس سے کام لیا جاتا ہے، اس نے اس کی نقش کی ہمارے دل دماغ میں جو عقیدہ بسا ہوا ہے، اس سے بھلا ایمان کے ساتھ یہ بات صحیح ہو سکتی ہے؟ مسلمان کی نادقت، یہ نسل پیدا ہو گئی ہے، اور جوانی کے قریب اب یہو خیز رہی ہے، شروع ہونے کا زمانہ تو گیا، آنکھوں سے دیکھا گیا ہے کہ سیرت پر تقریر کرنی ہے، اسلامیہ مسلمان نہیں رہے گا تو دعا کرے کہ اللہ اس کو خیر و عافیت کرو ہو، یا کوئی کائنات پر میخاہو ہو۔

کیا دین کے منانی ماحول میں دین و ایمان سے مودہ ہو جانے کے احتلالات جانی خطرات کے احتلالات سے زیادہ قوی نہیں ہیں، جو اس چاہئے والی ماں کے دل میں پیدا ہوئے ہمارے پیچے جو پڑھ رہے ہیں، جن حضرت خسائ (رضی اللہ عنہا) ایک صحابیہ ہندی میں لکھ کر لایا، اور اردو میں پڑھا لفاظ اڑادو اور سم اور اپنے زمانے کی ایک بڑی شاعر خاتون ہیں، وہ اخطل ہندی اور یہ رسم الخط تو وہ پیچہ ہے کہ آرٹلٹھ لٹو ان بی (Arnold Toynbee) جو اس زمانے کا بڑا فلسفی مورخ (Philosopher Historian) ہے، اس نے لکھا ہے کہ اب کسی کتب جان کو آگ لگانے کی محدودت نہیں، رسم دو بھائیوں کے مریئے کہ جو ان کو دماغ مفارقت دے گئے تھے، کہا جا سکتا ہے کہ کسی زبان میں عورت کے کہے ہوئے مرثیوں کا اتنا بڑا ذخیرہ نہیں جو انہوں نے بھائیوں کی یاد میں یادگار چھوڑا ہے ان کا پورا دیوان صرف جملہ اور بستی میں یہ فضا، اسکوں کو میں کیا کہوں، رشتہ اپنے ماضی سے بالکل ثوٹ جائے گا اور اس کی پوری بھائیوں کے مریئے سے بھرا ہوا ہے، ایسا درود مدد رکھنے والی خاتون ایک معزکہ جہاد میں اپنے ایک بیٹے کو بلا تی ہیں اور بھتی ہیں کہ بیٹا جاؤ، تم کو میں نے اسی دن جس طرف چاہو لے جاؤ، جو چیز کسی ملت کو اس کے ماضی کا تھا کہ کوئی بھائیوں میں خیال بھی نہ ہو سکتا ہے، اس کی تجدید بسے، اس کے پیچے ملا تھا، جاؤ اللہ کے راستے میں جان دے دو، پھر دوسرا بیٹے کو بلا تی ہیں، تیرے بیٹے کو بلا تی ہیں، اس صورت حال کا تجھ کیا ہو گا؟ نسل کی نسل دین گئی، آج ہندوستان میں بھی ہو رہا ہے، فرق و ارانتے سے بالکل نا آشنا ہو گی، اردو پڑھنے کے لئے گئی، آج یہ فسادات محل ملک کو بدنام کرتے ہیں، فائدہ ان کا کچھ نہیں ہے، تعلیم کا نظام بدلنا کافی ہے، آج سے سانحہ بر کا شکر ہے جس نے ان کی شہادت کے ذریعے میری عزت بڑھائی، یہ ایمان کی شان ہے کہ اسلام پر سب کچھ قربان۔

(جاری)

آپ ﷺ واعظ و معلم کے علاوہ "مزکی" بھی تھے، اور نے کہا: آؤ فضالہ، با تسلی کریں، میں نے کہا: اسلام معلم اور باتکمال مرتبی کا فرض ادا کیا، اور ناخواندہ اسی لیے آپ ﷺ دنیا کے سب سے کامیاب مرشد کے بعد یہ نہیں ہو سکتا۔

حضرت عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ بیعت سے پہلے میری یہ حالت تھی کہ میری نظر میں آپ ﷺ سے جماعت کے افراد جہاں گئے وہاں انہوں نے سیرت زیادہ مبغوض ہستی دنیا میں کوئی نہیں تھی، اگر خدا نخواست و اخلاق میں انقلاب برپا کر دیا، آپ ﷺ کی تعلیم دوست دشمن سب تعلیم کرتے ہیں کہ آپ ﷺ

و تربیت کا طریقہ ایسا دلنشیں اور تنقیم و تلقین کا طرز و اسلوب ایسا موثر ہوتا تھا کہ پہلے ہی وہلہ میں انقلاب کی صحبت میں پارس کی تاشیر تھی جس کو میسر آئی، وہ کندن نہیں بلکہ خود پارس بن گیا، بہائم انسان بن گئے، نہ تمجو، سارا دنکر کر میں نظر بھوکر آ۔ ﷺ کا نہیں

﴿إِنَّكُ لَا تَهْدِي مِنْ أَحْيَتْ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي
مِنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ﴾ (القصص: ٥٦)
آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے، بلکہ اللہ
تعالیٰ ہی جسے چاہے ہدایت کرتا ہے، ہدایت والوں
سے وہی خوب آگاہ ہے۔

اور طبعاً مرغوب ہو لئیں، معاصری مکروہ اور طبعاً مبغوض ہی خصوصیات اور ذمہ داریوں کی بنا پر جو اللہ تعالیٰ کی ہو گئے، یہاں تک کہ امت کا صحابہ کے متعلق عقیدہ ہے طرف سے ان کو سونپی گئی تھیں ایک طرف اللہ کے کوہ سب کے سب عادل ہیں، اور ادنیٰ صحابی بھی بعد احکام لوگوں کو بتائے، دوسری طرف مزاج اور طبیعتوں کے بڑے سے بڑے ولی اللہ سے افضل ہے۔

فوری تبدیلی اور باطنی تصرف کے واقعات سے اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کو جن سے اللہ تعالیٰ کی معرفت بھی سیرت کی کتابیں بھری ہیں: فضالہ بن عمر رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مدینہ میں طواف اور برائیاں پیدا ہو گئی تھیں ان کو درست کیا، ان کی فرمادے تھے، میں بڑے ارادے سے آیا، جب سیرت کو پاکبازی کی سیرت بنایا، تعلیم کتاب یعنی احکام قریب ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: فضالہ! کہو کیا سوچ الہی سے باخبر کیا، اچھے اخلاق اور زندگی کے صالح رہے ہو؟، میں نے کہا: کچھ نہیں، اللہ کا ذکر کر رہا تھا، لیکن آپ ﷺ نے اور کہا فضالہ! اللہ سے مغفرت چاہو، پاکیزگی کی تلقین کی، آپ ﷺ نے قرآن مجید کی آسمانی ذریعہ سے علم عطا فرمایا گیا، آسمانی علم زندگوں پھر آپ ﷺ نے دست مبارک میرے سینے پر رکھ تعلیمات کی روشنی سے ان کی گمراہیوں کو دور کیا، اور پروردگار کی وحدانیت اور عظمت اور تنہا اس کی عظمت دیا، میرا دل شہر گیا، خدا کی قسم ابھی آپ ﷺ نے اور پروردگار کی وحدانیت اور عظمت اور تنہا اس کی عظمت کا سبق دیا، اور ان کے اخلاق کی طرف توجہ دی۔

آپ نے اپنی نبوت کی ذمہ داری کی ادا بھگی ہے، آپ کو اس آسمانی حکم نے وہ صلاحیت عطا کی گیا، تو وہ عورت ملی جس سے میں با تکس کیا کرتا تھا اس کے ذریعہ انسانوں کی اصلاح کی سلسلہ میں کامیاب جس سے آپ نے انسانوں کی دنیا بدل دی اور آپ

آپ میں ہی کو کرنا ہوتا تھا، وقایہ وقت قاقہ کی نوبت
آپ میں ہی جب دعظت کہتے اور کسی کو غلطی پر جیہے
کرنی ہوتی، تو اس کا نام لے کر اسے مخاطب کر کے
جیہے نہ کرتے، بلکہ کہتے: "ما بالا أقوام يفعلون
﴿وَلَقَدْ آتَيْنَا الْقَمَانَ الْحُكْمَةَ أَنْ اشْكُرْ
اللَّهَ﴾" (لقمان: ۱۲)
اور ہم نے لقمان کو حکمت کی باتیں سکھائیں کہ
اور جلا پیدا کر دی جائے، سورہ واشتس میں ہے:-
﴿وَنَفْسٌ وَمَا سُوْلُهَا، فَالْهُمَّ هَا فِي حُورٍ هَا
خُدا كاشگر ادا کرو۔

ل مری ہے۔

ترکیہ و اصلاح باطن

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو، ہم دستہا (الشمس: ۱۰)

ترین کام تعلیم و ترکیہ کے لیے مقرر کیا تھا چنانچہ فرمایا:

هُوَ الَّذِي يَعْثُثُ فِي الْأَمْمَيْنَ رَسُولًا مِّنْهُمْ
يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيَعْلَمُهُمُ الْكِتَابَ
وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلِ لَفْيِ ضَلَالٍ مُّبِينٍ

وَتَقُوَّهَا قَدْ أَفْلَحَ مِنْ زَكْهَا وَقَدْ حَابَ مِنْ

کی گئی ہے، کہ کسی کو خدا کا شریک نہ بنا، والدین کے ساتھ مہربانی سے پیش آ، نماز پڑھا کر، لوگوں کو بھلی بات کرنے کو کہہ، اور برگی بات سے باز رکھ، مصیبتوں میں اس کی بدی اور نیکی الہام کر دی، بے شبه جس نے اس نفس کو صاف سحر ابنا یا وہ کامیاب ہوا، اور جس نے اس کو مشی میں ملایا وہ تاکام ہوا۔

۲- حکمت: اس کے بعد دوسر الفاظ حکمت کا ہے،

حکمت کا لفظ قرآن پاک میں جہاں اس علم و عرفان کے معنی میں ہے جو نور الہی کی صورت میں نبی کے سینہ سے ایک رسول بھیجا، جو انہیں اس کی آئیں پڑھ کر سناتا

معلوم ہوا کہ قرآن کی اصطلاح میں ان فطری امور خیر کو بھی جن کا خیر ہونا فطرہ تمام قوموں اور نمادیوں میں مسلم ہے اور جن کو دوسرے معنی میں اخلاق کہہ سکتے

بے ان لوپاک رتا ہے اور انہیں کتاب و حلمت سلحاتا میں ودیعت رکھا جاتا ہے، اور بس کے آثار و مظاہر ہر ہے متعیناً یہ اس سے پہلے کھلی گراہی میں تھے)۔ رسول کی زبان سے کبھی مصالح و اسرار اور کبھی سفن و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات میں احکام کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں، وہیں اس کا تذکرہ یعنی انسانوں کے اخلاق و عادات کی اصلاح کرتا دوسرا اطلاق اس علم و عرفان کے ان عملی آثار و نتائج پر اور ان کو اچھا بناتا خاص صفت تھی، اس کے متعلق علامہ بھی ہوتا ہے جن میں بڑا حصہ اخلاقی تعلیمات کا ہے، کے تین اوصاف بیان کئے ہیں۔

﴿ذلک مماؤ حسیٰ إلیک ربک من سے جاری کردیتے ہیں، یہی صفت آپ ﷺ کو دنیا کے تمام واعظین و معلمین سے ممتاز کرتی ہے، کہ الحکمة﴾ (الاسراء: ۳۹)

سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انسانیت کے سب سے بڑے محسن

محمد و شیخ ندوی

فتنی عطیات مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حنفی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ میں درج ذیل ہے:
۱۔ صاف اور واضح عقیدہ توحید۔ ۲۔ انسانی وحدت و مساوات کا تصور۔ ۳۔ انسانیت کے شرف اور انسان کی عزت و بنندی کا اعلان۔ ۴۔ عورت کی حیثیت عرفی کی بحالی، اور اس کے حقوق کی بازیابی۔ ۵۔ نامیدی اور بدفاظی کی تردید، اور نسیمات انسانی میں حوصلہ مندی اور اعتماد و اعتماد کی آفرینش۔ ۶۔ دین و دین کا اجتماع اور حریف و میر جگہ انسانی طبقات کی وحدت۔ ۷۔ دین و علم کے درمیان مقدس و انجی رشتہ کا قیام و استحکام، اور ایک کی قیمت کو دوسسرے کی قیمت سے وابستہ کر دینا، علم کی تحریم و قطیم اور اسے با مقصد مدینہ اور خداری کا ذریعہ بنانے کی سی محض۔ ۸۔ عقل سے دینی محاملات میں بھی کام لینے، فائدہ اٹھانے، اور افسوس و آفاق میں غور و مکر کی تغییر۔ ۹۔ امت اسلامی کو دنیا کی گمراہی و رہنمائی، انفرادی و انتہائی اخلاق و رحمات کے احتساب، دنیا میں انصاف کے قیام اور شبادت حق کی ذمہ داری قول کرنے پر آمادہ کرتا۔ ۱۰۔ عالم گیر اعتمادی و تہذیبی وحدت کا قیام۔

اسلام اور بحث محمدی کی عالمی تاثیر کا اعتراف مغربی مفکرین نے بھی کیا ہے، جان ولیم ڈرپر (JOHN WILLIAM DRAPER) یورپ کی ہنچی و علمی تاریخ کے ضمن میں لکھتا ہے:-

"۲۶۵ء میں جستین (JUSTINIAN) کی موت کے چار سال بعد سرمن میں عرب کے شہر کی میں وہ شخص بیدا ہوا جس نے دنیا کی پرسب سے زیادہ ارشاد والا" وہ مزید لکھتا ہے:-

"محمد بن عاصی میں وہ صفات حجج ہوئی تھیں، جنہوں نے ایک سے زائد بار سلطنتوں کی قیمت کا فیصلہ ہمدردی و نگلکاری اور باہمی تعاون پر مبنی نظام حیات کی تعلیم کیا ہے۔ اتحاد نے مابعد الطیعت کے بیکار میاحت میں پڑنے کے بجائے لاقابلی صداقتیوں پر زور دیا، اور اپنے آپ کو مفتانی سخراںی، بحمدی، روزے اور تمماز کے ذریعہ لوگوں کو مفتانی ترقی کے لئے وقت کر دیا۔ دوسراں قتل تھامس کارلائک (THOMAS CARLYL) لکھتا ہے:-

"لوگوں کے مرابت، مواقف، اور عمل کے لحاظ سے سرور کائنات میں کے ان عظیم احسانات میں بیانی دیدی

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب تخبر سرور کائنات مختلف نسلوں کے درمیان مساوات قائم کرنے میں کسی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ جس دین کی تحریم سوسائٹی نے اسلام کی جیسی کامیابی حاصل نہیں کی، افریقہ، فرمائی ہے وہ ایک جامع، ابدی اور ہمہ گیر نظام حیات ہندوستان اور اندونیشیا کے عظیم اور جاپان کے محدود مسلم اور خداری کا ذریعہ بنانے کی سی محض۔ ۸۔ عقل سے معاشرہ سے یہ بات عیاں ہوئی ہے، کہ کس طرح اسلام گواہ قرآن کریم میں دی گئی ہے: "اليوم أكملت مختلف نسلوں اور ریاضات، نہ متنے والے اختلافات کو حلیل لکم دینکم و أتمت عليكم نعمتی و رضبت کر دیتا ہے، اگر مشرق و مغرب کی عظیم موسائیوں میں مخالفت کے بجائے باہمی تعاون پیدا ہوتا ہے تو اس کے لکم الإسلام دینا" اگر دین اسلام کی ایدیت و مخالفت کے بجائے باہمی ترمیم کا جائزہ لئے اسلام کی خدمات حاصل کرنا لازمی ہو گکا۔

مشہور برطانوی مؤرخ تاؤن بی (A. J. Toynbee)

اسلامی مساوات کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتا ہے:-

"مسلمانوں کے درمیان نسلی امتیازات کا خاتمہ ہو گا کہ اسلام ایک عدل و انصاف پسند دین اور جامع نظام حیات ہے، جس میں انسانی مزان و مذاق کی پوری اسلام کے عظیم کارناموں میں سے ایک ہے، اور موجودہ رعایت رکھی گئی ہے، وہ قوموں کے درمیان رنگ و سل دور میں تو اسلام کی یہ سعادت وقت کی سب سے بڑی ہمدردی، عدل گستاخی، اخوت و بھائی چارگی، باہمی صرورت ہے۔"

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی بحث کے بعد دنیا کی رت بدل گئی، انسانوں کے مزان بدل گئے، دلوں داعی ہے، وہ نوع انسانی کو جغرافیائی حد بندیوں اور نسلی و قومی تقاضوں کی سفراں، بلکہ اخوت و مساوات، انسانوں کو ایک نئی دھنی یعنی خدا کو راضی کرنے اور خدا کی تعلیم دیتا ہے۔ دنیا پر سرور کائنات رسول نامیت میتمہ کے جو عظیم احسانات ہیں ان میں ایک عظیم اور باتی کئے ہیں جن کا نوع انسانی کی رہنمائی، صلاح و فلاح اور تیریز و ترقی میں تمیاز کردار ہے، اور جنہوں نے سے پہلے انسان قائل و اقام کے اوچے پیچے طبقات اور بحکمی دنیوں میں بنا ہوا تھا، مشہور مستشرق ایک زندہ اور درخشنہ دنیا کی جلتی و تکمیل کی ہے، جو کہ اور زوال پذیر دنیا سے کوئی مشاہدہ نہیں رکھتی۔

گب (Gibb) لکھتا ہے:-

"لوگوں کے مرابت، مواقف، اور عمل کے لحاظ سے سرور کائنات میں کے ان عظیم احسانات میں بیانی دیدی

الزمائیں کی تعلیم و تربیت کا اثر تھا جس نے زندگی کے کاروبار اور لظم و نق کو دیکھو، اگر یقین ہوتا تو عبد اللہ اور ہر رخ پر رہنمائی عطا کی اور زندگی کے ہر پہلو میں اٹھا کر بلند پالاسٹ کا انسان بنا دیا اور زندگی کے لئے کامیابی و سرخوبی کا نمونہ بتایا اور رہبری کی۔ ایسکی شاہراہ بنا دی جو رہتی دنیا تک انسانوں کو اپنہ تھی کامیابی کی منزل تک پہنچانے کی صلاحیت رکھتی ہے اور انسان کی ضرورت اور اس کے معیار اعلیٰ کے مطابق علم عطاء کرتی ہے، قریش کے لوگ جو عام طور پر ایسی طبقات انسانی تینزہ ہر ما حل، ہر زمان، ہر پیشہ اور ہر معاملہ، تھے، ان کے سامنے جب اعلیٰ معیار کی باتیں آپ ﷺ نے پیش کیں کیس تو انہوں نے اہل کتاب کے عالموں سے معلوم کر کے آپ کو جا پہنچ کر لئے ایسے سوالات آپ ﷺ کے سامنے رکھ کے، جن کے متعلق ایک ایسی شخصی زندگی جو ہر طائفہ انسانی اور ہر ان کا خیال تھا کہ آپ ﷺ نے بتا سکیں گے، کیونکہ ان کی معلومات عام انسانوں کو علم کے مرجد طریقے سے ہی حاصل ہو سکتی تھیں اور آپ ﷺ کے مطابق مظاہر اور ہر قسم کے صحیح جذبات اور کامل اخلاق کا مجموعہ ہو، صرف محمد رسول اللہ ﷺ کی پوچھو، غرض قم جو کچھ بھی ہو اور کسی حال میں بھی ہوتا ہو، میرزا جو اسی معلم سے علم حاصل ہوا تھا، سیرت ہے، اگر قم دولت مدد ہوتا تو مکہ کے تاجر اور بزرگین قریشیوں نے اصحاب کہف کا واقعہ اور ذوق قرآن کا کیا تھا؟ اسی میں سے مادری تعلیم کی تھیں، اور مادری کے واقعہ دیافت کیا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ذریعہ معلومات حاصل ہو گئیں، اور آپ ﷺ نے ان سے قریش کو مطلع کی، جس سے قریش کے سامنے یہ بات واضح ہو گئی کہ آپ ﷺ جو کچھ کہتے ہیں وہ خیالی باتیں نہیں ہیں، وہ اس علم سے ماخوذ ہیں جو آپ ﷺ کی سیرت کے درجگاه میں موجود ہے، اگر قم استاد و معلم ہوتا خدا سے طاہر ہے، اور یہ علم انسان کی سیرت و کرواری کے سامنے تعمیر و تکمیل کی صحیح را کہا کے جس کے سامنے میں ہے، جس کی نگاہ کے ہدایت کا تھا میرزا جو کچھ کہتے ہیں وہ خیالی باتیں نہیں ہیں، وہ اس علم سے ماخوذ ہیں جو آپ ﷺ کی سیرت کے درجگاه کے معلم قدس کو دیکھو، اگر شاگرد ہوتا ہدایت کا نمونہ اور نجات کا ذریعہ ہے، جس کی نگاہ کے سامنے محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت ہے، اس کے متناسی کے سامنے میں ہے اور نظر جاہو، اگر قم واعظ و ناصح ہوتا تو مسجد مدنیہ کے منبر پر کھڑے ہونے چنانچہ صرف نصف صدی میں دنیا نے دکھلیا کر اس علم کی رہنمائی میں ایک عالمی انقلاب برپا ہو گیا اور انسانوں کی زندگیوں کا رخ تک رسید گیا، انسان مکمل ہے یا ردوداً و گارنی کا اسوسہ حست تھا جو اسے سامنے ہے، اگر جاہی کی طرف جا رہا تھا، نصف صدی میں وہ ترقی اور کامیابی کی شاہراہ پر چلتے گا اور اس راہ پر چلنے سے دنیا مخالفوں کو کمزور بنا پہنچے ہو تو فتح کے کاظن اور ہر قم اپنے کاروبار اور دنیا کی جلتی و تکمیل کی ہے، جو کہ کامیابی کی طاقتیں سرگوں ہو گئیں اور دنیا کی اس وقت کی تھیں رکھتی۔ بھی انقلاب آگیا، یہ سب اللہ تعالیٰ کے اسی نبی آخر چاہے ہو تو نی فتح، خیر اور فدک کی زمینوں کے مالک

کے

میں پوچھتا ہوں کہ مجھ سے بڑھ کر دنیاے انسانیت
میں اور کون ہو سکتا ہے؟" (تاریخ ترقیات: ص ۲۲۷)

MICHAEL H. HART) نے ان لوگوں کی
فہرست میں جو تاریخ عالم میں انسانیت پر سب سے
زیادہ اثر انداز ہوئے ہیں، آپ سچے کا ہی نام فہرست

درستگار ایجیکٹ اور انسانی معاشرہ کی تحریر و ترقی اور اصلاح کا جو
کارنامہ انجام دیا ہے اس کے اعتبار سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو
سے عظیم ہیں، لیکن عہد کی عمل زندگی اس بات کی دلیل
انسانیت کا سب بڑا عظیم حسن قرار دیا جاسکتا ہے۔

Ranking of the Most Influential
Persons in History میں لکھتا ہے:

"تاریخ انسانی کے سطحیں اور عتیری انسانوں میں
سب سے پہلے نمبر پر میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو رکھا ہے، ہو سکتا
کہ میرا انتخاب لوگوں کو کچھ عجیب سمجھوں ہو، لیکن
حقیقت سمجھی ہے کہ پوری انسانی تاریخ میں وہ تھا شخص
ہیں جو دین و دنیا دونوں سطحوں پر کمل کا میاہی و کامرانی
سے ہمکار رہے ہیں"۔

François Mignet Lamartine نے بھی
رجت سیدنا محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کےتعلق لکھا ہے:-

"وہ تمدن کی اور اصول جن کی مدد سے ہم کی
انسانی کی عقائد حیات اور ادب کے میدان میں اپنے رسول
(صلی اللہ علیہ وسلم) کی شریعت ہی دنیا کی قیادت کر سکتی ہے
کیونکہ وہ عقل و حکمت سے ہم آہنگ ہے"۔

W. Durant اپنی کتاب "The Story of
Civilization" میں لکھتا ہے:-

"محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے عقائد حیات اور ادب کے میدان میں اپنے
فضل و احسانات سے اندھا کر دیا ہے"۔

Irving Washington Montet اپنی کتاب
"محمد اور قرآن" میں لکھتا ہے:-

"محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے سیرت و کردار اور اخلاق کی
درستگی اور انسانی معاشرہ کی تحریر و ترقی اور اصلاح کا جو
کارنامہ انجام دیا ہے اس کے اعتبار سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو
عیانہ ہے۔

جسراں دی کا اپنی کتاب "اسلام" میں لکھتا ہے:-

"محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بت پرستی کے قلمع میں بیدا ہوئے،
لیکن بچپن ہی سے رذائل اور برائیوں سے دور اور

تفہم خداوندی سنایا، اس میں سب سے اول اور جیادی
بات یہ تھی کہ انسان کا سرسری اپنے مالا مال تھے، اخلاص
اور چائی کا پیکر تھے، حتیٰ کہ اہل ملن ان کو "الصادق
الآمن" کے لقب سے پکارتے تھے۔

نقشان رسائیں سمجھ لے، حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس طرح
زندگی مہیا کی اور اس کے کمزور اور بیٹھے ہوئے دل اور
اس کے محدثے ہوتے ہوئے جسم میں ایک نی روح اور
نی حرارت پیدا کر دی، اس کے زخمی پر چھای رکھا اور
اسے زمین کی پختی سے اٹھا کر عزت و سیادت، اعتماد
و خودداری اور اعتماد علی اللہ کے اون شریا پر بھجا دیا۔

W. Durant اپنی کتاب "قصة الحصارة" (L. Vecchia
Vagliari اپنی کتاب "اسلام کا دفاع" میں لکھتی ہے:-

"..... خود مغربی اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے
کہ جب ہم ان کی عظمت کا فیصلہ کرتے ہیں تو بلا کسی تردود
کہہ سکتے ہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) عظماء تاریخ میں سب سے
عظیم تر ہیں، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے صحراء میں رہنے والی ایک
ناخاندہ بد و قوم کو جہالت کی تاریکی سے نکال کر رہا ہے۔

Georges Sarton نے لکھا ہے:-

"محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ۶۱۰ میں دعوت شروع کی،
اوہ وقت آپ کی عمر سانحہ سال کی تھی، اور سابق انبیاء کی
طرح دعوت دی، لیکن آپ سب سے فائق اور عظیم تھے،
کیونکہ جمیں پاں کے ہیں، مگر اس کی عظمی خصیت کے مقابل کسی
بھی زمانے کے دوسروں لیڈروں اور رہنماؤں کو روکے
سکے، اس میں تک جیسی کہیت سارے رہنماؤں نے
طاقوت اور خطرناک قدر کے جعلی آلات انجام کے ہیں،
تو انہیں پاں کے ہیں، عظیم شہنشاہیں اور حکومتیں قائم
ہے وہ تاریخ کی کوئی اور عظیم خصیت حاصل نہ کر سکی"۔

(النقاۃ الغربیۃ فی رعایۃ زمانہ کی تذہب ہو گئے،
فرانسیسی مورخ ڈاکٹر گوستاد لیبان Dr. G. Lebon اپنی کتاب "تمدن عرب" (Arab
Civilization) میں لکھتا ہے:-

"اے حافظ! تیرے نئے دل کو سکون و قرار
لصیب کرتے ہیں۔ اور جان بلب اور نوٹی ہوئی
انسانیت کو ساتھ لے کر میں تیرے پاس بھرت کر کے آرہا
ہوں، تاکہ تو مجھے ہمارا جامِ عظم محمد بن عبد اللہ تک پہنچا
دے (جو انسانیت کے نجات و ہمہ ہیں)"۔

Goethe اپنے "Genuine Islam" کا پیغام روح کی غذا اور دل کا
دوسری رحمت و مودت" میں لکھتا ہے:-

"اگر یہ فلسفی اور ادیب جارج برنارڈ شو
آفیقت، جامیعت، صداقت، عمویت اور ہمہ گیریت
کے پیغامات اور دعوتوں سے ممتاز کرتی ہے وہ اس کی
رسول اکرم محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی
رحمت کا کرشمہ ہے، کہ آپ سب سے دنیا کی کالیاں پلٹ
کر دی، حالی نے تھی کہا ہے:-

بہار اب جو دنیا میں آئی ہوئی ہے
یہ سب پود انجیں کی لکائی ہوئی ہے
نہ نذر آش کرو یا، لکھتا ہے:-

"قرون و سلطی میں سمجھی علماء نے جہالت
و امتیاز نہیں کرتی اور عبادت و سیاست کو الگ الگ
نہ باقیت یا تعصب کی وجہ سے محمد کے لائے ہوئے دین

"محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا پیغام روح کی غذا اور دل کا
تھام کار لائل کرتا ہے:-

نے بہت سے اہل قلم کو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دنیاۓ انسانیت
پر فضل و احسانات سے اندھا کر دیا ہے"۔

12

خانوں میں تسلیم نہیں کرتی۔
بہت محنت سے سب سے بڑے نوع انسانی کے اکثر افراد
اللہ کی رحمت عامہ و تامہ سے مایوس اور انسان کی سلامتی
فطرت کی طرف سے بدگان تھے، اور اس تصور کو راج
دینے میں مسیحت کا بڑا ہاتھ تھا، مسیحیت نے اعلان کیا
کہ انسان بیدائی و فطری تکمیل کرے، اور حضرت مسیح علی
السلام اس کے گناہوں کا کفارہ ہیں، اس عقیدہ
و تصور نے دنیا کے لاکھوں گروروں انسانوں کو اپنے
بارے میں بدلتی اور اللہ کی رحمت سے مایوسی میں جلا

کی بہت ہی تاریک اور خراب تصویر پیش کی، کیونکہ محمد

کو مسیحیت کا دشمن سمجھتے تھے، لیکن میں نے جب محمد کی

سیرت کا مطالعہ کیا تو مجھے صحیح حقیقت کا پتہ چلا کہ محمد

بیواؤں سے محبت کرنے والا اور ان کا طبا و ماوی تھا اور اپنی

عربی خصیت سے پورے مشرق میں ایک انتقام بر پا

دہنہ ہے، میرا بیکن ہے کہا گر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جیسی خصیت

کر دیا، اور ایک ایسا دین پیش کیا جو صرف ایمان بالشکی

ہو جائیں گے اور انسان کو دنیا میں اُن داشتی اور خیر و

سعادت فیضیب ہو گی۔

سرور کائنات حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے انسانوں کو جو

پیغام خداوندی سنایا، اس میں سب سے اول اور جیادی

تفہم تھے، فضائل اور خوبیوں سے مالا مال تھے، اخلاص

اور چائی کا پیکر تھے، حتیٰ کہ اہل ملن ان کو "الصادق

سلکا، اور وہ سوائے خداۓ واحد کے کسی کو حقیقی باخی یا

نکارے کے لقب سے پکارتے تھے۔

پروفیسر کارادی و اپنی کتاب "محمد" میں لکھتا ہے:-

"محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اخوت و بھائی چارگی اور

مساوات کی صرف تعلیم ہی نہیں دی بلکہ عملی طور پر بر

خدائے واحد کی عبادت تک محدود کر دیا، انسان کی

فضیلت تمام زمین مخلوقات پر تباہی اور ان مخلوقات کو

ڈاکٹر وہب کہتا ہے:-

"انسانیت کو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر فخر و ناز ہے، اس لئے

کہ محمد نے ای ہونے کے باوجود پندرہ سال پہلے ایک

ایسا قانون اور ضابطہ حیات پیش کیا کہ اگر ہم یورپین اس

کی چوٹی تک ہو جو جماں تو ہم کو سعادت حاصل

کی تاکید کی ک بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کو شہر ہونے لگا کہ

کیمپوں کو صلح و صفائی اور محبت کے ساتھ آپ میں ملادیا

اور اُن و اتحاد کے ساتھ جینا سکھا دیا، تو اسی کو

دو جنگ آزماء محاقوقوں سے اٹھا کر ایمان و احتساب،

انسان نوازی، اور اللہ تعالیٰ کی رضا جوی کے مجاز پر لگا

دیا۔ دن اور علم کے درمیان صحیح اور سمحکم رشت قائم کیا اور

علم کو خدا شناسی کا ذریعہ تباہی، اسی طرح دین و عقل کے

دو صفتیں زیادہ نمایاں تھیں: ایک عدل و انصاف،

اس کو پہنادو، اس کا تم کو جائز ہو تو

درمیان ہم آئنچی و ربط پہنچا کیا جبکہ لیکے سے عقل و علم کو

دین سے الگ کر دیا تھا، یہ عظیم انتقام طرح

اگر یہ فلسفی اور ادیب جارج برنارڈ شو

The Bernard Shaw

Genuine Islam

نے نذر آش کرو یا، لکھتا ہے:-

"قرون و سلطی میں سمجھی علماء نے جہالت

و امتیاز نہیں کرتی اور عبادت و سیاست کو الگ الگ

نہ اوقافیت یا تعصب کی وجہ سے محمد کے لائے ہوئے دین

بہار اب جو دنیا میں آئی ہوئی ہے

یہ سب پود انجیں کی لکائی ہوئی ہے

☆☆☆☆☆

دہستان شبلی کا ایک معترادیب مورخ اور سوانح نگار

مولانا شاہ معین الدین احمد ندوی

پروفیسر محسن عثمانی ندوی.....

سرخی اور شفقت کی گلگوئی اور لاالہ کے داغ کو شرماتی جانے کی خبر عرصے سے گرم تھی بالآخر یہ حادثہ ہو کر ساہو گیا تھا علمی و دینی اور خصوصیت کے ساتھ بلنہ رہے گی، یعنی ۳۰ھ میں علی ھما کاشانہ حسین کے تولد رہا، اس کا انتظام مرکزی حکومت کے ہاتھوں میں پایہ تحقیقی کتابوں کی خریداری اور ایسے اداروں کی آجائے گا اور اس کا ذریعہ تعلیم ہندی زبان ہو گی، سروت کا جنگ- سون ملکہ ۲۰۰۰ ہائٹل اسٹا

تاریخ و سیرت نگاری میں ایک مؤرخ حقیقت نگاری سے کام لیتا ہے مولانا شاہ معین الدین ندوی نے سیر الصحابہ اور تاریخ اسلام کے نام سے کئی جلدؤں میں کتابیں تصنیف کیں اس لئے ان کے قلم میں پرکاری کے ساتھ مؤرخانہ سادگی پائی جاتی ہے لیکن جہاں کہیں کسی اچھے شاعر کا دیوان سامنے آتا اور انہیں معارف میں تبصرہ کرتا ہوتا تو لفظ لفظ ادب کے میکدہ کا جام بن جاتا۔ وہ ریاض خیرآبادی کے مجموعہ کلام ریاض رضوان پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مولانا شاہ معین الدین احمد ندوی نے دارالمحنتین جیسے علمی اور تصنیفی ادارہ کی پاگ ڈوراں الیاس اعظمی نے مولانا شاہ معین الدین احمد ندوی بر

ہندوستان کا پورا نظام ہندی یا یا جارہا ہے اور یونیورسٹی کی تعلیمی زبان ہندی ہو جائے گی، اردو کی یونیورسٹی صرف ایک جامعہ عثمانی تھی اگر حکومت اس کو باقی رہنے دیتی تو اس کا کیا بگڑ جاتا اور اس سے ہندی کو کیا نقصان پہنچتا مگر اردو دشمنی کو اتنا بھی گوارانہ ہوا اور اردو کی اس تجہی یونیورسٹی کو بھی منادیا گیا۔

صحیح تک تو نہ نہ چھوڑی وہ بھی اے بادشا!

یادگار شمع تھی کل تک جو پرانے کی خاک۔

دیوان کیا ہے میکدہ ہے، غزلوں میں شراب کی تاثیر اور ہر شعر چھلکتا ہوا جام ہے، اس لئے جوں جوں آگے بڑھتا گیا افسر دہ طبیعت شلگفتہ ہوتی گئی اور شاعری سے ملتاں اکھڑی ہوئی طبیعت عارضی طور پر پھر مانوس ہو گئی، یہ بھی حسن اتفاق ہے کہ اس میکدہ کی سیر کا اتفاق عین توبہ شکن موسم ساون میں ہوا۔ میکدہ ریاض کی شراب اتنی تیز اور نگمین ہے کہ اسے پی کرنہ بہکنا بڑے ظرف کا کام ہے۔ اس لئے اگر بخیدہ ناظرین کو کہیں قلم میں لغزش نظر آئے تو وہ میر اقصوں نہیں بلکہ مادہ ہوش رہا کا فیض ہے۔

اگر ان کے دور کے معارف کے شذرات کو جمع کر دیا جائے تو ان کے عہد کے ہندوستانی مسلمانوں کی کاؤشوں، کامرانیوں اور ناکامیوں کی پوری تصویر سامنے آجائے گی۔ مثال کے طور پر مئی ۱۹۵۲ کے شمارہ کے شذرات دیکھے، جامعہ عثمانیہ میں اردو زبانہ تعلیم کے متوقف کیے جانے پر وہ لکھتے ہیں:

”جامعہ عثمانیہ کے ہندی یونیورسٹی بنائے گئے تھے اسلام کے خزانہ عامرہ کی حفاظت و اشاعت پر تھی اور جن کا خیر سیرت نبوی اور تاریخ اسلام سے اٹھایا گیا تھا زندگی کا میدان تھک اور مستقبل تاریک سے تاریک تر نظر آ رہا تھا، سیاسی اور اقتصادی انقلاب نے علمی ذوق، اسلامی کتابوں کی اشاعت اور تحقیقی کام کو بے وقت کی شہتاںی قرار دے دیا تھا، مسلمانوں کا جذبہ اعانت دائرہ مغلون شادی شہر گیا کے ریس شاہ مصطفیٰ صاحب کی صاحب

دہستان شبلی کا ایک معتبر ادیب مورخ اور سوانح نگار شخصیت

مولانا شاہ مین الدین احمد ندوی

پروفیسر محسن عثمانی ندوی

لما مصنفین اور اس کے رجال علم کے بارے تھا ادارہ ہے جس کی تمام کتابیں کامل عیار اور ادب میں تفصیلی معلومات کے لئے ذاکر محمد ایاس عٹی کی وحقیق کا معیار ہیں اور جن کے مسلسل مطالعہ سے کتابیں اب حوالہ کی حیثیت اختیار کر گئی انسان صرف اردو زبان کے ذریعہ ایک اچھا عالم ہیں۔ پہلے ان کی کتاب عظمت رفتہ کے نام سے آئی دین ایک ڈر ف نگاہ مورخ ایک تکڑہ رس نقاد اور خوش نگار ادیب بن سکا ہے۔ یہ امتیاز ہندوستان کے کسی میں زیادہ تر مشاہیر دار المصنفین کا ذکر ہے تھا۔ یہ امتیاز ہندوستان کے کسی چھ بیان کے مضامین کا مجموعہ متعلقات شبلی کے تصنیفی ادارہ کو حاصل نہیں ہے۔

ام سے شائع ہوا اور اب ان کی کتاب "شاہ معین الدین احمد ندوی بھی دبستان مخفر عام پر آئی ہے۔ رہوار قلم اسی رفتار سے چلتا رہا جلد ان کا شمار بسیار نویں اور زد و نویں مصنفین کیا جانے لگے گا۔ ندوۃ العلماء کی طرح ادا مصنفین کا نام بھی شبیل کے نام سے دایستہ ہے۔ شبیل ایک شخصیت کا نام نہیں بلکہ ایک اسکول اور مدرسہ ادب کا نام ہے جس کے تلامذہ نے علم ادب اور تاریخ و تحقیق کی دنیا میں نام پیدا کیا ہے اور دم کمال آراستہ کی ہے۔ اردو زبان کو مذہب اور واسخ اور تاریخ کے اعتبار سے سرمایہ دار اور تاج دار در خوشبودار اور سکن زار بنانے میں اسی اسکول کا تھے۔ مراجع اور مصادر کی طرف تھے۔

ب سے بڑا حصہ ہے۔ اردو زبان کا دامن ان موضوعات پر علمی کتابیوں سے اتنا مالا مال ہے کہ عربی بان کے سوا دنیا کی کوئی زبان اس کا مقابلہ نہیں رکھتی ہے۔ علمی تصنیقی اداروں میں دارالمحضین وہ حلقہ تحریک میں جو اشخاص زیر تربیت ہوتے ان کو تربیت، دلاتے۔ استدلال کا اور حوالہ دینے کا طریقہ سمجھاتے، اسلوب میں خلائقی اور وقار پیدا کرنے کے لئے شعر الجم اور حیات شلبی کے بار بار مطالعہ کا مشور دیتے،

فتح مکہ

(مضرات اور نتائج)

عبد الرحیم ندوی

بر بارگ احس بندگی اور قاتع سے اس قدر جنگ
رہا تھا کہ خود کی اونٹ کے کجاوے سے کی جا رہی تھی
اور زبان پر سورہ فتح کی تلاوت جاری تھی۔

آج مکاپنے نئی کاپنے اندر پا کر شاداں تھاں پی
قست پر ایک مرتب پھر تازاں تھا، گویا اس کے درد بام
جنگ جنگ کے نئی ای کی بالائیں لے رہے تھے،
اور زبان حال سے درد وسلام کے پھول پھجاو کر رہے

تھے، خانہ کعب جس کوبت کدہ اور منم کدہ بنادیا گیا تھا،
حضور سے فریاد کر رہا تھا قریش کی ایک ایک ادا کو یعنی
اور کل جاتی ہے، پھر جمینہ نفرہ مارتے ہوئے ابوسفیان کیا، نہ گالی دی، ایک جملہ کہہ دیا تو کون سا بڑا جرم
کر رہا تھا، حضور اسے تسلی دے رہے تھے، آج اس کے
کے سامنے سے گزر جاتے ہیں، ہر دفعہ ابوسفیان کا دل
ہو گیا۔ کہ آج کی اصطلاح میں اس کو محظل کر دیا گیا، اس
دن پھر گئے تھے، آج اس کو اپنی حقیقی عظمت کا احساس
کہم کہم جاتا ہے لیکن جب انصار کا دستہ تھیاروں سے
ہو رہا تھا، سرکار و جہاں تک مل دا خل ہوئے آپ کے
لیس پوری آن بان کے ساتھ گزر اتوابوسفیان اپنی حرافی
سامنے پورے ۲۱-۲۰ سال کی تاریخ تھا، وہ کشور کشانہ تھا، وہ لوگوں
کو ضبط نہ کر سکے، اور پوچھا یہ کون ہیں؟

حضرت عباس نے جواب دیا یہ انصار ہیں، اس
کو زیر کرنے نہ آیا تھا، وہ ملک کو فتح کرنے نہ آیا تھا، وہ
اپنی مملکت کے رقبہ کو وسیع کرنے نہ آیا تھا، وہ تو دلوں کو فتح
زندگی میں جس اذیت و تکلیف سے خود حضور اور آپ کے
پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

بلند کر دیا "الیوم یوم الملجمة.... آج تو گھسان کا
کرنے آیا تھا، وہ تو لوگوں کو سخر کرنے آیا تھا، وہ تو اسلام
کے رقبہ کو وسیع کرنے آیا تھا، وہ سطح ارضی پر قبضہ کرنے نہ
کر ابوسفیان پر کیا گزری یہ تو وہی جانیں لیکن جب
آخر میں کوکب نبی نبود رہا، اور ابوسفیان کی نگاہ جمال
پکار کر کہ رہی تھی کہ آج ان دشمنوں سے ایک ایک حرکت
کا بدله لایا جائے، درکعبہ جس میں آپ پر او جھڑی چکنی

چہاں تاب پر پڑی تو وہ پکارا۔ اے اللہ کے رسول
آپ اور آپ کے اصحاب مکہ میں فاتحانہ داخل
ہوئے ہیں، ہر شخص جوش سرت سے سرشار ہے، لیکن
نہ اپنی بڑائی کے گیت گائے جا رہے ہیں، نہ اکڑہے نہ
فرمایا نہیں "الیوم یوم المرحمة الیوم یعزال اللہ قربشا،
پکڑ دھکڑے، نتاج ہے نہ گاتا، نہ متوج قوم کے خون
الیوم بعظم الكعبۃ" آج رحم و معانی کا دن ہے، آج
زیادتیوں کی گوئی کے لیے حاضر تھا۔

الغرض کہ کا ذرہ آج ایک طرف شاداں
و تازاں تھا تو دسری طرف کفار سے انتقام کا دعویدار تھا،
وہی کو دیکھ کر اس کی آنکھیں خوشی سے تم ہوئی جاری تھی حق
لڑ کے قیس کو دے دیا۔

اللہ اکبر! یہ کون سی بڑی بات تھی، کون سا جرم تھا،
نیاز مندانہ ہے، غلامانہ ہے، عاجزانہ ہے، اللہ کی کبریٰ
کا غلبہ دیکھ کر کیجیے کہ کبتر رقصان تھے۔
لیکن حضور نے تو سر اپارحت تھے، آپ کے دل میں
انسانیت کی ہمدردی تھی رفت تھی، راحت تھی، محبت تھی،
لڑائی لڑی تھی، پوری دشمن فوج کی کمان سنبھالے ہوئے
تھا، اگر اس کے سامنے ایک فوجی نے ترک میں آکر
آپ کے دل میں اس شان سے داخل ہو رہے تھے کہ

زادی سے ہوئی تھی۔ ذاکرہ الیاس عظیمی نے تفصیل
کے ساتھ ان کے خادمانی حالات کا تذکرہ کیا ہے
جس سے ان کے ذوقِ جتوکا اندرازہ ہوتا ہے۔

مولانا شاہ مسین الدین احمد ندوی کو شروع سے
مطالعہ کا ذوق تھا، ندوہ العلماء میں تعلیم کے زمانہ
میں مولانا عبد الرحمن نگرانی ندوی کی محبت
سمندشوق کے لئے تازیاں کا کام کرتی رہی اور ان کی
صلحیتوں کو صحت کرتی رہی۔ یہ محبت اس نیم سیم سحر کی
ماہنگی جو غنچہ کو گل ٹکفتہ اور گل نو دیدہ بنادیتی
ہے۔ آج دنیا مولانا عبد الرحمن نگرانی کو تکمیل جاتی
ہے کیونکہ ان کی زندگی "خوشیدہ رذشید" وے دولتے
مشتعل ہوئی۔ کام مصدق اتحادی مولانا عبد الماجد دریابادی
نے ان کا خاک بہت اچھا لکھا ہے۔ اور ان کی
عمرتیت کی بہت تعریف کی ہے۔

ذاکرہ الیاس عظیمی اس کتاب کے لئے
مبادرک باد کے سختیں ہیں کہ انہوں نے ایک عالم طیل
اور ایک نیم مصنف کی زندگی کو صفحہ قرطاس پر مرتم
کر دیا ہے۔ کتاب کے آخر میں مکاتیب کے اضافے
نے کتاب کی قیمت کو دو چند کر دیا ہے۔ کتاب کے

اس حصہ میں شیخ الحدیث مولانا تاز کیا صاحب سے
دو طرق مراست بھی شامل ہے۔ اس مراست سے
مولانا شاہ مسین الدین ندوی کے متصوفانہ ذوق کا
اندازہ ہوتا ہے۔ تصوف و احسان کے بغیر خصیت
میں گداز نہیں پیدا ہوتا ہے۔ اس اعتبار خاص سے وہ
دارِ مصنفوں میں مولانا سید سلیمان ندوی کے تکمیل
جائیں بلکہ سجادہ نہیں تھے۔ دارِ مصنفوں کے موجود
ذمہ داروں کے لئے بھی سلف کی تکمیل جائیں کے
لئے ساغر و مددان کو اسی طرح بھم کرنا ضروری ہے۔

فیصلہ مدرسہ یارب یہ آب آتشناک
سوال: مجبد کے نوارے پر قبریں ہیں جو دیواروں
سے گھردی گئی ہیں بھیز مرکب وجہ سے بعض لوگوں کو قبروں
تک میں مولانا عبد الرحمن نگرانی ندوی کی محبت
سے متصل نماز پڑھنی پڑتی ہے جب کہ سامنے قبریں
ہوئی ہیں اگرچہ گھری ہوئی ہیں کیا نماز میں کراہت
تو نہیں ہوگی؟

مفتی محمد ظفر عالم ندوی

سوال: شاخنی کا رہ جس میں تصویر ہوتی ہے اگر جیب
ہوئی ہے تو کیا نماز ہو گی یا نہیں؟
جواب: شاخنی کا رہ اگر جیب میں رکھ نماز پڑھنی
جائے تو نماز بلا کراہت ہے جو گلی اور بھروسی کی صورت میں قبر کے
صورت میں تصویر پوشیدہ رہتی ہے، فتحاء نے صراحت
کی ہے کہ تصویر اگر کسی چیز سے چھپی ہو تو نماز بلا کراہت
چیز حائل نہ ہو مذکورہ صورت میں قبروں کو دیوار سے
درست ہوگی۔ (ردا المخارق ۲/۳۱۸-۳۲۸)

سوال: بعض دختریں پر نماز ادا کرنے کے لیے نیچے
گھیر دینے کی وجہ سے نمازی اور قبر کے درمیان دیوار
کوئی چیز بچانے کی نہیں ہوتی ہے، اگر اخبار
حائل ہے اس لیے بلا کراہت نماز درست ہوگی۔ فتاویٰ
بچادیا جائے جس میں تصویریں بھی ہوں، ان پر نماز
پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

سوال: اخبار کے اوپر جائے نمازیا کوئی پڑھ اچھا دینے
سے جس کی وجہ سے تصویریں ڈھک جائیں اس پر نماز
پڑھنے سے بلا کراہت نماز درست ہو جائے گی۔
(الدرالمخارق ۲/۳۲۰، ۳۲۹)

سوال: اگر زمین میں نبی ہو تو اس پر نماز ہو جائے گی یا
ہو گئی یا نہیں؟ یا لوٹا ضروری ہے؟

جواب: جیب میں جب شیشی کے اندر پیش اب ہو خواہ
شیشی بندہ ہواں کے ساتھ نماز نہیں ہو گی اس لیے مذکورہ
لوگوں نے نماز ادا کر لی نماز ہو گئی یا نہیں؟

جواب: نماز درست ہونے کے لیے جگ کا پاک ہوتا
شرط ہے، اگر جگہ پاک ہونے کا یقین ہو اور اس پر نماز
ہو خواہ وہ کسی چیز میں بندہ ہونا کے لیے مانع ہو گی، علامہ
ابن عابدین شافعی نے شرائط صلاة میں لکھا ہے کہ اگر
جوئی ہواں سے جگنا پاک ہیں ہو تو نماز نہیں ہو گی "اویعد حاملہ
لہ الحجۃ، النجاشہ" (الدرالمخارق ۲/۳۷۲، ۳۷۳)

سوال: مجبد کے نوارے پر قبریں ہیں جو دیواروں
سے گھردی گئی ہیں بھیز مرکب وجہ سے بعض لوگوں کو قبروں
تک میں مولانا عبد الرحمن نگرانی ندوی کی محبت

ہو گیا ہے جو جگہ پسند آئے وہ آپ کی ہے، پورا مکا آپ کی اور اپنا نذر انہیں پیش کر رہے تھے باطل پناہ ڈھونڈ رہا تھا، کوئی ملکت ہے جس کو جو چاہیں دے دیں اور جو چاہیں جیسے آپ نے صدائے عام کر دی آج جو اپنادروازہ لیں، جس جگہ جس مقام کا چاہیں انتخاب فرمائیں کون بند کر لے اس کو مان، جو مسجد حرم میں پناہ لے اس پیسوں کرنے والا ہے۔ لیکن آپ نے بڑے درجہ سے قاتم کر کے، حق ہی ہوتا ہے، ہم کب تک روشن آفتاب پر پردہ ذاتے رہیں گے، آواب اس کی روشنی سے دل کو منور کر لیں، اور اپنی جان کی بخشش کروالیں، لیکن پورے کوئی امان۔

بیجان اللہ ابوسفیان جو اتحت بڑے دشمن تھے آج ۲۱-۲۰ سال کی اپنی مجرمانہ سرگرمیوں کو دیکھ کر کہم کام باتا جگد خاص تھیں کہ سکتا تو اس کا گھری تھا، فاتحین تو اپنے عالم وہ بھی بظاہر حالات سے مجبو ہو کر اسلام قبول کیا آپ نے جانے کتنی بڑی آراضی جو پسند ہوتی ہے ہے ان کو شرف معاف کیا جا رہا ہے بلکہ ان کو یہ اعزاز خاص کر لیتے ہیں، کس کی وجہ ہے کہ جھر سے اپنے کے کی معافی چاہیں۔ کیا وہ جس کو ہم نے گھر سے بے گھر کیا تھا، اس زبان پر لائے، کیا محمد ایسا کرتے تو کسی کے منہ میں زبان سے معافی کی توقع کریں؟ کیا جس کو قتل کرنے کی ساریں کوئی حد ہے اس کرم کی، کوئی امداد ہے اس رحم کی، کی جی بھائی اس کے کھنڈ کا، کوئی مثال ہے اس درگز رکی، تھی جو اف کرتا۔

دنیا کی تاریخ میں کبھی ایسا ہوا ہے؟ کوئی نمونہ اس کا کو ظلم کا موقع مل سکتا تھا، یقیناً جذبات تو کہہ ہے تھے کہ آپ اپنے آبائی مکان میں قیام فرمائیں، لیکن شریعت کو ہے کہ دشمن کا چیف کمانڈر اگر اس طرح مقابلہ پر آئے جذبات پر فویت حاصل ہے، آپ نے جذبات کے کی کڑیاں دھنسائی تھیں جس کے پھرے میں خود ہوئے قائد کے پاس آ کر اس کی قیادت کو حلیم کرے اور وہ بھی اس طرح مکالمہ کے بعد تو اپنی بیک کے بغیر اس کوپنا بھرمانہ پھر بھلا کیسے دکھائیں؟

آپ نے مقام خیف میں قیام کا فیصلہ کیا، سبکی دو یہ خیالات ان کے ذہن میں آجاء ہے تھے، شش مقام ہے جہاں کل محمد عربی کو پورے خاندان کے ساتھ ویچ میں گرفتار، خوف و رجاء کی حالت سے دوچار تھے۔ نظر بند کیا گیا تھا، قریش نے حد پانی بند کر دیا تھا، کوئی پرسان حال نہ تھا دن کو ترس رہے تھے، پنج بھوک مجرمانہ کوششوں کی سزا کا منتظر، اور اپنی قسم کا فیصلہ سے بک رہے تھے، رونے کی آواز دور درجک سنائی سننے کے لیے تیار تھا۔

صحن حرم جس میں سیکڑوں بتتے پر مجدور تھے۔ "کل کا محصور قیدی آج کا قاتم تھا"۔ سے اسے پاک کر رہے تھے آپ کے ہاتھ میں ایک حن کو زیادہ دن تک دبایا تھیں جا سکتا ہے، ظلم کی چھڑی تھی اس سے بت کی طرف اشارہ کرتے اور زبان ناؤ صد انبیس چلتی، روشن آفتاب بادل کی اوثت سے باہر سے "جائے احت و زہق الباطل ان الیاطل کان زہوقا" آہی جاتا ہے خواہ بادل کئنے کٹیں ہوں، آج اسلام کا کا درکرتے جا رہے تھے، یہ کلامات ان بتوں کے لیے سورج پوری آن بان سے مک پر طلوع ہو چکا تھا، ذرہ ذرہ زہری لی گیس تھے وہ منہ کے مل گرتے جا رہے منورہ واجہا تھا، اپنی قسمت پر نازان تھا اپنے نصیب پر تھے۔ پھر کعبہ کا طواف فرمایا اور کلید بردار کعبہ عثمان بن رقصان تھا۔

جب لوگوں کے کاؤں میں یہ صدائے عام پڑی تو ہر شخص اپنے موافق جگہ میں چلا گیا اور اس طرح بغیر کشت و خون کے مکن فوج ہو گیا۔ آپ سے لوگوں نے دریافت کیا آپ مک میں کہاں قیام فرمائیں گے، کیا اپنے قدم آبائی مکان میں، ظاہر ہے لوگوں نے یہ سوچا ہو گا کہ آج تو مکح طلخے سے چاہی لے کر کعبہ کے اندر گئے، کعبہ کے اندر بہت شر و جر جھک جھک کر محمد عربی کو سلام کر رہے تھے۔ نسب تھے انہیاء کی تصویریں میں تھیں اور بزرگوں کے

بھی تھے سب منھ کے مل گرے جاتے تھے، گویا زبان فرمایا آج تنکی دو فاکا دن ہے، یہ عثمان بن طلحہ کلید بردار کی عرض کر رہے تھے کہ ہم تو اسی کے خطرتھے ان میں سے عرض کر رہے تھے کہ ہم تو اسی کے خطرتھے ان کعبہ میں، بھرپور سے پہلے آپ نے ان سے درجہ سے عقولوں نے ہم کو اس پاک محترم جگہ میں رکھ چھوڑا محترم کے ساتھ روا رکھتا؟ کیا فاتحین کی تاریخ میں کسی فاتح کے بیان اس کی اوپنی مثال بھی ملتی ہے؟ ان ہے، ہم تو بے بس تھے اگر ہمارے اندر یہ سکت ہوتی کہ سوالوں کا جواب تاریخ اُنھی میں وہی ہے "لا استرب کیا آج اس اعزاز کے مستحق تھے، لیکن نہیں اس زحمت نہ ہوتی۔ علیکم اليوم اذهبو افانتم الطلقاء"۔

لیکن ان عقل کے اندھوں نے ہم سے کیسے کیے یہ مردہ کس کو سنا یا جا رہا ہے جنہوں نے زندگی دو بھر دے دی اب تم سے کوئی اس چانپی کوئی نہیں لے گا سوائے عقلاً کو دوست کر رکھے ہیں، ہم آپ کو آداب کرتے ہیں، کی تھی، جنہوں نے شعب ابی طالب میں اس قاتم کو مع خالم کے، چانپی اس قول نی کی برکت ہے کہ آج چودہ آپ پر درود وسلام ہوا ہے بی بی ای! آپ نے اللہ کے گھر خاندان کے محصور کیا تھا، پیش اس سے زائد کا زمانہ گز رگیا، اس حدت میں نہ جانے کوہم سے پاک کر دیا، کعبہ بھی آج خوش تھا، اس کی آج تھا سوکھ کے پتے چبانے پڑے تھے۔

جنہوں نے اس قاتم کے گھر کا خون آشام تکوار کے تحت پر کتحے حکمراں آئے اور گردش ایام نے ان حقیقی عظمت ہو رہی تھی، اس کو قیامتا للناس کے منصب پر فائز کیا جا رہا تھا، آپ جب اس سے فارغ ہوئے تو کعبہ کو پیغمبر خاک کر دیا، مسجد حرام میں مکتب ترمیمات ہوئیں،

کیا یہ لوگ اس سلوک کے مستحق تھے، نہیں ہرگز مسمی و مطاف میں کیا کیا تبدیلیاں کی تھیں، کیا کیا جسے کے اندر تماز ادا کی اور بیال کو حکم دیا، انہوں نے کعبۃ اللہ نہیں، لیکن آپ قاتم نہیں تھے کشور کشائی آپ کا مقصد تھے ان ظمادات کے گئے سعودی حکومت نے اس ترقی کی چھٹ سے اللہ کی وحدانیت، اس کی کبریائی اور محمدی رسالت کا اعلان کیا یعنی اذان دی، گویا یہ اذان اس نہ تھا، آپ کو اللہ نے حکمراں و شہنشاہ ہنا کرنے بھیجا تھا آپ یا تھے دور میں کیا کیا زینت و زیبا کش کا سامان کیا، نہ محسن انہیں تھی کہ اب حق غالب آچکا اور ۳۶۰ بتوں کا بات کا اعلان تھی کہ اللہ اکبر، اللہ اکبر کی صدائیں گونج آئیں زمان ختم ہو گیا، اللہ اکبر، اللہ اکبر کی تاریکی سے نکلنے دلانے آئے تھے، کفر و مخالفت کی تھی کہ جماعت زمان ختم ہو گیا، اللہ اکبر، اللہ اکبر کی تاریکی سے نکلنے دلانے آئے تھے، کفر و مخالفت کی تاریکی سے نکلنے دیں بھی ہوئی بے توہ و محرف کلید برداری کا عہدہ ہے۔

اور اس طرح فتح کا اعلان ہو گیا، حضور کعبۃ اللہ کی تطبیر آئے تھے، آپ کی ساری سمجھ و دوستی کی وجہ کیا تھی کہ باہر لگئے دونوں دروازوے پر ہاتھ ٹیک کر خطبہ دیا جس میں سلطنت اسلامی کے رہنماء اصول بیان فرمائے، حقی دلوں کو اللہ کی محبت کے لیے خالی کرنا تھا، یہ جاہلی رسوم اور کبر و نجوت کے خاتمہ کا اعلان کیا انسانی کاروائیاں تو ناگزیر حالات میں کرنی پڑی تھیں، اسی لیے تو ان کو معافی کا پروانہ دیا جا رہا ہے اسی لیے تو ان کے اللہ کے رسول ہونے میں کوئی مشک ہے؟ کیا اس پر ہر جنم کو معلوم ہے کہ ہم تمہارے ساتھ کیا ہر قلم اور ہر جرم کو بھلا کیا جا رہا ہے۔

آپ تو دلوں کو فتح کرنا چاہتے ہیں، آپ حرم پر کے قول کے پتے ہوئے میں اونی شہر کی صحائش ہے؟ کیا سلوک کرنے والے ہیں؟ قریش مزاج شناس تھے کہ نہیں دل پر اللہ کی حکومت قائم کرنا چاہتے ہم آپ سے سے بے بی و ندامت کے لیجہ میں پکارا ہے، اس لیے اس کے پیش کردہ نظام زندگی کے درست ہونے میں اچھی امید رکھتے ہیں جو ایک شریف بھائی دوسرے ہر خطا محفوظ، ہر گستاخ جو آپ کی شان میں ہوئی اس صداقت اس طرح عیاں ہو رہی ہے کہ چودہ سو سال شریف بھائی سے رکھتا ہے، نہیں حضور کے ہونٹ پر بھی سے درگز۔

کیوں کہ انہوں نے اپنی ذات کے لیے بھی کے انتقامات زمانہ ایک طرف اور اس کا فرمان ایک طرف، اس میں ذرہ ذرہ بھی تبدیلی نہ ہو سک۔ جھوٹے گئے، رحم و کرم کے موئی بکھرنے لگئے آپ نے فرمایا "لا استرب علیکم اليوم اذهبو افانتم الطلقاء" اور اس ٹھنڈنے بھی تو گواہی دی تھی عثمان بن طلحہ کی بلکہ کلید بردار کعبہ کو بیالیا اور کعبہ کی چاہی دیتے ہوئے کو جب آپ نے بطور طفیق چاہی دیتے کہا تو افسوس کا دردلا یا تو اس

فلسطین کی خبریں: غزہ کے عازمی

ابوالمعظم ندوی

بنایا، وزارت داخلہ کے ترجمان مسٹر ایمہب نے بتایا کہ جنگ کے بعد بعض جاسوسوں نے اپنے جراہم کا اعتراف کر لیا ہے، انہوں نے مزید بتایا ہے کہ ایسے جاسوسوں کی نشاندہی ہو گئی ہے، جلدی تفہیں کا کام شروع کر دیا جائے گا، اور انہیں غزہ کی فوجی عدالت کیف کردار کو پہنچادے گی۔

☆ جنگ کے دنوں میں غزہ کا انتظامی حکومت

بین الاقوامی حقوق انسانی کی تنظیم ایمنی کی قیادت والی حکومت میں مجلس وزراء کے سکریٹری ایٹریشن نے اپنے ایک حالیہ بیان میں اسرائیل کے لیے سبقت کرتی ہے لیکن غزہ میں جو قبیتی جانیں محمد عوض نے ایک بیان میں کہا کہ غزہ پر اسرائیلی اور فلسطین کے مسئلے کی پیچیدگی کا سبب حکومت ضائع ہوئیں اور جس طرح ہزاروں لوگ زخمی ہوئے یورش سے قبل یہ انتظام کر لیا گیا تھا کہ جنگ کے اور اسرائیلی حکومت دونوں کو ذمہ دار قرار دیا ہے، ان کی خبر لینے کی بھی زحمت ریکارڈ کر اس نے نہیں کی اور کہا ہے کہ حکومت اسرائیل پر حملہ کر کے غلط کام غالباً اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ لوگ مسلمان تھے، اقوام کیا، حکومت نے میزائل کا استعمال کیا، حکومت کے متحده کے ماتحت بین الاقوامی صحت کی تنظیم بھی حالات سے متعلق کہیاں بنا کر تمام ذمہ داریاں ان کے درمیان تقسیم کر دی تھیں، ان کیمیوں نے پوری ذمہ داری کے ساتھ اپنے فرانس جنگ کے دوران اور یک طرفہ قرار دیتے ہوئے کہ اس نے ظالم اور عظیم دونوں کو ایک بلدے میں رکھ دیا ہے، حصرہا وہیں جاسوی کے ذریعہ شہروں کو بدف فراہم کرنے میں اپنوں کا بھی حصہ رہا، یہ وہ فلسطینی تھے انہوں نے کہا کہ حکومت قطعی طور پر غیر مسلح ہے، معمولی جن کو محمد عباس کی غاصب حکومت نے دھکی اسلوبی اس کے پاس نہیں، پھر دو سال سے وہ مقید ہے، زندگی کے بنیادی تقاضوں سے بھی محروم ہے جو اور لالج کے ذریعہ جاسوی پر آمادہ کیا تھا، حکومت میں وزارت داخلہ کے ترجمان ایمہب نے جائیکہ اس کے پاس اسلحہ ہو، جب کہ اسرائیل کے اس مسئلہ پر بیان دیتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ شہر پاس جدید ترین مہلک اسلحہ ہیں اور اس نے غزہ پر رام اللہ کے بعض فلسطینی عہدیداروں کو حکمی دی گئی باہمی روز تک دن رات بھوکی بارش کی، اس سے اس کا مقصد پورا نہیں ہوا تو اس نے بین الاقوامی رپورٹ تیار کر کے ہائی کمان کو مطلع کر دیتی، انہوں طور پر منوع اسلحہ استعمال کیا، سینکڑوں بچے، عورتیں اور ضروری معلومات فراہم نہ کیں تو ان کی تجوہ رونکھنے چاہیے، ہم کو تو ہمارے نبی نے اپنا کام جاری رکھنے کی بیہان تک تاکید کی ہے کہ اگر تم پودا گار ہے ہو اور قیامت آجائے تب بھی پودا گادو۔ مطلب یہی ہے کہ تم اپنی ذمہ داری ادا کر دیجی مالک پر چھوڑ دو، ان تازک حالات میں تو اپنے کام کی رفتار اور تیزی کر دینا چاہئے

تو ادا تیز تر میں زندگی کی تاریخ میں غزہ خدق سے زیادہ تازک گھری کبھی نہیں آئی، لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اور اصحاب نبی کے سب و ثبات کا دل دہلا دینے والا امتحان لے کر ان کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔ یہ وقت اتنا دشوار و حواس اڑا دینے والا تھا کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے: ”هنا لک ابْتَلِ الْمُؤْمِنِينَ وَزَلَّ لَهُ ازْلِ الْأَشْدِيدَاً“ (سورہ احزاب) ترجمہ: وہاں (اس وقت) جانچے گئے ایمان والے اور جھنگ جھڑائے گئے زور کا جھر جھرانا۔

لبذا دعا و مصلحین کو حالات خواہ کلتے ہی ہجڑے ہوئے اور ناساز گار نظر آرہے ہوں اپنی دست، حکمت، اور دورانہ میشی کا لحاظ رکھتے ہوئے کام جاری رکھنا چاہیے، ہم کو تو ہمارے نبی نے اپنا کام جاری رکھنے کی بیہان تک تاکید کی ہے کہ اگر تم پودا گار ہے ہو اور قیامت آجائے تب بھی پودا گادو۔ مطلب یہی ہے کہ تم عمل کرنے کی ہمت و حوصلہ پیدا کرنا چاہئے حالات کا شکوہ کم ہوتا کام ہے کام کرنے والوں نے ہمیشہ ناساز گار حالات ہی میں کام کیا ہے۔

وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيقُ

بالی تفہیں کے ساتھ ایک کروڑ چھ لاکھ انسانوں کی جان نے بے ساخت کہا تھا آپ اللہ کے رسول ہیں یہ کیا تھا؟ دھوان انتظار آئے گا۔ پچھوں کی بلبلہ، عورتوں کی آہ اور بوزہوں کی یعنی کے بعد ہی طاقت کا یہ شہ اترسکا، ہیر و شیر، یہاں بات کا اعتراف تھا کہ مجھے چھ فہر کے صد اسائی دے گی، شرقہ ذیل ہو رہے ہوں گے، ایک ناگا سائی پر ۱۲ ہزار شن وزنی بم گرانے لگے جس طوفان قلم و تم ہو گا، جب کہیں جا کر ایک قاتح کے دل کا میں ۲۰ لاکھ ۵۷۵ ہزار انسان لمحہ بھر میں ہوا میں حلیل اور ہوتا تو کم از کم چند ہی دنوں کے لیے اپنے غلبہ کو ثابت کرنے ہی کے لیے اس عہد سے مجھ کو ضرور ہٹاتا، لیکن اور ہوتا تو کم از کم چند ہی دنوں کے لیے غلبہ کو ثابت کرنے ہی کے لیے اس عہد سے مجھ کو ضرور ہٹاتا، لیکن کافی تھی جس نے ایسا ہتھ جاتا تھا کہ جو ایک سلوک کر سکتا کوئی اور یہ سلوک کی وجہ سے جو ایک ایک قاتح کے دل کا ۱۹۵۵ء میں کورین واریش ۱۵ لاکھ، ۱۹۹۰ء کی ایک لگٹے دار میں ایک لاکھ انسانی جانوں کا ضیاء ہوا ہو گئے، ۱۹۹۱ء کی ایک جا کر قاتح کا خمار اترے گا۔

آپ اللہ کے رسول ہیں، آپ اپنی حکمرانی نہیں بلکہ اللہ کی حکمرانی کے قائل ہیں، اسی لے آپ نے میرے ۱۰ لاکھ سے زائد انسان لتمہ اجل بن گئے، اور یہ سب کی کافور ہو گا، کسی بھی جنگ کا ایک درق اٹھا کر دیکھ لیں انسانی خیرخواہی اور اعلیٰ مقصد کے تحت بھی نہیں ہوا بلکہ آپ کے اوسان خطہ ہو جائیں گے، آپ کے ہر ایک کے پیچے حرص و طمع اور اپنی بالادستی ثابت کرنے کے رسول ہیں۔ یہی آپ کے فاتحانہ داخلی داستان جو حرم و کرم، عفو و رُزْرُ، صلح و اعراض، حلم و برداشت و کرم ہو جائیں گے۔

صرف ۱۹۳۲ء کی پہلی عالمی جنگ میں قتل و غارت مسلمانوں اور مذہب اسلام کے گردن میں ڈالا کے دسرے فاتحین، شورکشاویں، کی تاریخ پر غور کریں، گری کا جو بازار گرم ہوا تو ۱۷۳۸ء لاکھ ہزار لوگوں کے جارہا ہے، بس سیکھ کا جا سکتا ہے قتل امری فی غابة جربة لاختر خون سے سرد ہوا اور وسری عالمی جنگ جو ۱۹۳۸ء سے ۱۹۴۷ء تک جاری رہی اس جنگ میں جب لوگوں پر قتل شعب آمن قضیہ فیہا نظر

☆☆☆☆☆

(بیان اداری) امت محمدیہ کی تاریخ میں غزہ خدق سے زیادہ تازک گھری کبھی نہیں آئی، لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اور اصحاب نبی کے سب و ثبات کا دل دہلا دینے والا امتحان لے کر ان کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔ یہ وقت اتنا دشوار و حواس اڑا دینے والا تھا کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے:

”هَنَالِكَ ابْتَلِي الْمُؤْمِنِينَ وَزَلَّ لَهُ ازْلِ الْأَشْدِيدَاً“ (سورہ احزاب)

ترجمہ: وہاں (اس وقت) جانچے گئے ایمان والے اور جھنگ جھڑائے گئے زور کا جھر جھرانا۔

لبذا دعا و مصلحین کو حالات خواہ کلتے ہی ہجڑے ہوئے اور ناساز گار نظر آرہے ہوں اپنی دست، حکمت، اور دورانہ میشی کا لحاظ رکھتے ہوئے کام جاری رکھنا چاہیے، ہم کو تو ہمارے نبی نے اپنا کام جاری رکھنے کی بیہان تک تاکید کی ہے کہ اگر تم پودا گار ہے ہو اور قیامت آجائے تب بھی پودا گادو۔ مطلب یہی ہے کہ تم اپنی ذمہ داری ادا کر دیجی مالک پر چھوڑ دو، ان تازک حالات میں تو اپنے کام کی رفتار اور تیزی کر دینا چاہئے

نو ادا تیز تر میں زندگی کی قبول ذوقی نغمہ کم یابی

عمل کرنے کی ہمت و حوصلہ پیدا کرنا چاہئے حالات کا شکوہ کم ہوتا کام ہے کام کرنے والوں نے ہمیشہ ناساز گار حالات ہی میں کام کیا ہے۔

وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيقُ

☆☆☆☆☆

ہونے کے متعلق ذہن سازی کی جائے فلسطینی مجاہدین اپنے عقیدہ اور ایمان کو ہر قیمت پر مضبوط اور مستحکم بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور ان کی تعلیمی اور تربیتی برداری قبولیت حاصل کر لی ہے، غزہ کے علاوہ لبنان میں حزب اللہ نے بھی عوام کے اندر گھری جزیں حاصل کر لی ہیں، اس غیر معمولی محبوبیت اور مقبولیت کو ختم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ غزہ کی تکمیل ناکہ بندی کی جائے تاکہ فلسطینی بھوکوں مر جائیں، اس میں اضافہ ہمارے نزدیک نتائج کے اعتبار سے زیادہ موثر ہوں گے، دوسری طرف ایران اور شام کے درمیان اختلافات کو ہوادی جائے، اور حاس کو دو ہوں ٹکلوں سے بدگمان کر دیا جائے۔

نے بڑے پیارے پر عوام میں اپنی غیر معمولی ایثار سے نکلنے پر توجہ دی جائے۔ حاس کی شہرت و مقبولیت کا تجزیہ کرتے و فربانی اور سماجی میدان میں خدمات کے جذبے سے بڑی قبولیت حاصل کر لی ہے، غزہ کے علاوہ لبنان میں ٹکلوں کی طرف سے حاس کی سر پرستی کی جا رہی ہے مگر ہر ٹکلوں میں اس مقصد کو اولیت دی جاتی ہے۔ صہیونی مفکر لکھتا ہے کہ اس جنگ میں فلسطینی مجاہدین نے میدیا کے میدان میں بھی سبقت اور تفوق حاصل کر لیا ہے، اسی طرح یہودیوں کو پوری دنیا میں پروپیگنڈہ کے میدان میں جواجارہ داری تھی حاس نے اس کو ختم کر دیا ہے، اس بنا پر پوری دنیا نے اسرائیل کی ندمت کی۔

یہودی مصنف کی کتاب میں حاس کی عوامی مقبولیت کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ حاس

زبان و ادب کو نکھارنے والی دو کتابیں

مؤلفه محمد سعيد الله فدوی
(١) دور النادی العربي في بناء الشخصية

نادیِ عربی، کی سرگرمیوں سے متعلق ہے جو حضرت مولانا سید ابوالحسن علی مددی رحمۃ اللہ علیہ کے خطبات، عرب ادباء کے فتحی تاثرات اور ویگرناموں اور ابناء مددوہ کے مقالات پر مشتمل ہے۔

٢) ديوان المساجلة الشعرية

صفیات: ۳۲۸، عربی اشعار پر بترتیب حروف بھی مشتمل ہے، جس میں اشعار کے
مختصر، شرح المفردات اور مشکل اشعار کے معانی و مطالب بیان کرنے کے ساتھ
ساتھ اعراب بھی لگادیئے گئے ہیں، جو عربی بیت بازی کے لیے مشتمل راہ ہے۔
ملنے کے پتے: مکتبہ ندویہ، ندوۃ العلماء، لکھنؤ
مکتبہ ثباب، ندوہ روڈ، لکھنؤ، مکتبہ دارین، ندوہ روڈ، لکھنؤ

نئی طباعت
تذکرہ حضرت مولانا فضل الرحمن گنج مراد آبادی
چودھویں صدی ہجری کے مشہور و مقبول بزرگ اور عالم
ولیں زمانہ کے سوانح حیات، حالات، کمالات و ارشادات
نقوطات، اجداد و شیوخ، تعلیم، حالات، معمولات، اتباع سنت
حرثام شریعت، قرآن و حدیث سے، بذل و عطال، زہد و توکل
یغ و تاشیر، کمال علمی۔

از: مولانا سید ابوالحسن علی حسینی ندوی

۱۵۲ صفحات، روپر ۳۰ جلد میت

ناشر: مجلس صافت ونشریات

ندوة العلماء، يوست بکس نمبر ۹۳، میگور مارگ، لکھنؤ

ممکن ہے؟ کے موضوع پر آئی ہے، مصنف نے لکھا کر رہے تھے کہ بیرونی وفود سے ملاقاتوں کے طریقہ سے اس وقت سامنے آیا جب بائیکس روزہ پروگرام پر کوئی اثر نہیں پڑتا تھا، ہر روز کا کام مقررہ جنگ کے دوران چودہ سو فلسطینی شہید ہوئے اس کے مقابلہ میں صرف غزہ میں بائیکس دن کے اندر تین سیاسی، دینی، اخلاقی اور فوجی نقطہ نظر سے جائزہ لینے نقشہ اور پروگرام کے مطابق ہوتا، عین بمباری کے دوران کئی بیرونی وفود نے وزیر اعظم اساعل ہائی سے ملاقات کی اور انہیں کسی طرح کی پریشانی کا نامکن ہے، اسرائیلی حکومت اگر ایک فلسطینی مجاہد کو قتل کے بعد یہ یقین کر لیا ہے کہ فلسطینی مجاہدین کا خاتم سامنا نہیں کرنا پڑا۔

کارنامہ: فلسطینی خواتین کا زبردست
کارنامہ: فلسطینی جیالوں نے اپنی صلاحیتوں کے مطابق زندگی کے ہر میدان میں جنگ کے دوران کا رتے انجام دیئے، اور ہر محاذ پر انہوں نے پورے احساس ذمہ داری سے اپنے کام کئے، اس موقع پر فلسطینی خواتین نے ایسا حیرت انگیز کارنامہ نجام دیا جس کو ہم مشیت الہی اور نصرت خداوندی سے تعبیر کر سکتے ہیں۔

بروفیقش نے فلسطینی مجاہدین کی طاقت کا تجزیہ کرتے ہوئے بتایا کہ ان مجاہدین کی اصل طاقت اور قوت کا اولین سرچشمہ ان کا طاقتوں عقیدہ اور ایمان ہے، دوسرے عوام کے اندر ان کی جڑیں بہت گہری ہیں، تیسرا سرچشمہ عالم عربی کے عوام سے ان کی گہری دینی و اخلاقی، اور جذباتی وابستگی ہے،

آج سے دس سال قبل مغربی مفکرین و محققین نے پوری دنیا میں ہونے والی پیدائش و رووفات کا تجزیہ کرتے ہوئے یہ پیشینگوئی کی تھی کہ ۲۰۵۰ء تک مشرقی ملکوں کی آبادی مغربی ملکوں کے عکس دوگنی ہو جائے گی، اور وہی لوگ مغربی ملکوں کے کلیدی عہدوں پر فائز ہوں گے، ان مفکرین نے بھی بتایا تھا کہ اسرائیل اور فلسطین کی آبادی میں بھی ابردست تغیرات ہوں گے، اسرائیل کی آبادی سے بے پروا اپنے کئی گناہ مسلح دشمنوں کو آسانی سے بازی اگادیتے ہیں، شہادت کو مقصود بنا کر نفع و نقصان اخبارات میں برابر ہو رہا ہے اور مختلف پہلوؤں سے اس پر روشی ڈالی جا رہی ہے، ماہرین اپنے تاثرات نگست دیدیتے ہیں۔

تہذی سے ملتے ہی، جب کہ فلسطینیوں کی آبادی اور آراء کا انٹھپار کر رہے ہیں، ایک اسرائیلی تجزیہ نگار مصنف لکھتا ہے کہ ہمارے پاس کتنے ہی سوال ہوں ہم اس روح کو کلی طور پر ختم نہیں کر سکتے، ہمیں نے فلسطینیوں کے درمیان پیدائش کے البتہ اسرائیل اور امریکہ کو چاہئے کہ وہ اس اسلامی ثقافت کو مزور کرنے کی کوشش کریں جس کے نتیجہ میں یہ عقیدہ اور جذبہ پروان چڑھتا ہے، اسی طرح سے اسلامی جہاد کے نتائج کی سنگینی اور ان کے مغلکوں وسائل کے مقابلہ میں چار گنا ہو جائے گی، ان جو تقریباً چالیس سال سے اسرائیلیوں اور فلسطینیوں کے درمیان مسلسل حالات جنگ کا مختلف پہلوؤں سے جائز لیتا رہا ہے اور کئی کتابیں اس نے اس موضوع پر لکھی ہیں، اس مصنف برکویش کی ابھی حال ہی میں ایک اہم کتاب فلسطینیوں کا خاتمه کیا ہوتی ہے، اس کا شوت بھی حال ہی میں بہت واضح

کاروان زندگی جلد ہفتم

(مصنفہ حضرت مولانا علی میاں) اور تتمہ حضرت مولانا سید محمد راجح حسینی ندوی)

پروفیسر وصی احمد صدیقی

راوی روایت میں شریک پرانی قدریوں کو بینے سے چھوٹی سی نظم کو اس محل میں پڑھنے کی بات جواہتی ایں ان بالتوں کی دھکا تو مولانا کی ذات والاصفات لگائے ہوئے بگردن و دماغ کی کھڑکیاں کھلی ہوئی ہیں خوبصورت نظم ہے: "شاعر کی نواہو کر مخفی کافیں ہو، جس رہی پھر اس فتش کا ذکر آیا جو بندرے ماترم سے متعلق تھا اور تازہ ہوا کیں اندر آجارتی ہیں قصہ سنانے میں سے جتن افراد ہو وہ باو سحر کیا" گویے شعر مولانا کے مولانا کی غیرت اس کی تاب نہیں لاسکی اور اس فتش کو بیندا مہارت ہے اور بقول امیر خروہ حسب حال نہیں کونکہ مولانا رجاءت کے قائل ہیں کرنے والے اپنی سزا کو پہنچ۔

"قدرے گریے دہم بر سرافانہ رود" گر شعر کے بھروسہ پورا شہزادے اکابر نہیں کیا جا سکتا۔ دہنی کے سفر، مولانا نقی الدین، دہنی کے اکابر والا معاملہ ہے۔

عالم اسلام میں احساس کہتر کا مرغ اور اس اور نذر ان کا ذکر آیا، یہ نذر ان جو بیوی قیمت کا تھا سے یہ کتاب گوان کی زندگی میں تاکملہ رہی گران کی کی اثرات اور تاثر پر مولانا کی بہترین تقریر ریکارڈ کی مولانا نے ہندوستان کے دینی مدرسوں پر بارش کی گئی پھر وہ واقعہ لعل ہوا ہے جس کے لیے "ناطقہ سربہ طرح بر سادیا، تھوڑا اساتھ کے دعا گوؤں کو بھی ملا جس ذات سے متعلق واقعات، مشاہدات اور اسفار کی رواداد گریاں ہے اسے کیا کہئے" اس کا ذکر ہی منہ کا مزا میں یہ حیر قبیر بھی شامل ہے، پھر وہ دن تک برکت کے ہے، یہ انی کے الفاظ میں ملک اور عہد کے بہت سے خراب کر دیتا ہے، جب پڑھتا ہے کہ یہ اپنے ہی ملت خالق، خواتی، تغیرات اور احساسات کو بھی ناظرین کے فرزند کا کارنامہ ہے تو آدمی حیرت سے دم بخود ہو گیا غرض یہ دل کو چھوٹے والی داستان چلتی رہی، بخش پر ہیں ان کے بیہاں سے آتے والے مصنفوں پھر ضعف و عالمات کا وقت آیا، ان طبیبوں کا بڑی محبت ہوا، سافر نے رخت سر کھولا، طائے اعلیٰ نے اپنے کو بہترین مواد میں لے کر رہا جو مولانا کی خدمت میں لے گئے رہے۔

کتاب کی ابتداء ہندوستان کی عظیم دینی اور اصلاحی یہ جلے اس بات کی وضاحت کر رہے تھے کہ جن ڈاکٹر نظر، ڈاکٹر جیلیل شمشی، ڈاکٹر متصور، ڈاکٹر زیری، تحریکات سے شروع ہوئی، مقید اور ضروری تعلیمی اداروں ٹموں نے اپنے خیر کے ساتھ، اپنے عقیدے ڈاکٹر ناگ، ڈاکٹر میود ایک ایک کا ذکر کر مولانا نے کیا اور دعویٰ تحریکوں پر بے بنیاد الزام لگانے پر اپنے رخ کا اور اپنے ایمان کے ساتھ اصولوں کے ساتھ باتی رہنے کا اور قدر و راتی کے کلمات کہے۔

امہار کیا ہے، اس پر الگ سے بھی کام ہوا ہے جو بصارہ کا فصلہ نہیں کیا ان کا نام حرف غلط کی طرح اوح جہاں اس پر بھروسہ فیضات کا ذکر آگیا، مولانا کا مہربان کے نام سے چھوٹی سی کتاب ہے، اس حیر کھنے والے سے مٹا دیا گیا۔ بہت دور تک اسغار کا ذکر ہے، وہ اسغار دل کسی کو ظفر انداز کرنے پر راضی نہیں ہوا، شیخ علی کو اس کتاب پر روپیوں کھنے کا شرف حاصل ہوا ہے، ملک کے جن کے انتہائی اچھے اثرات مرتب ہوا ہے، ملک کے پھر مولانا کا قلم جواہر قم کہیں نہیں رکا، والد مر جوم حکیم سید موجودہ صورت حال پر نظر ڈالی، جو میں شریفین کے ایک عبد الحکیم صاحب پر لکھنے میں ایک علمی سیمینار کا ذکر ہے، تاریخی سفر کا بیان، غرض نہ معلوم کئے موتی حضرت احساں ہوا کہ سیرا دل جو ہر محبت سے خالی نہیں اور یہ دیکھا کہ تشریف میں شاعری کام ہے۔

پھر درالعلوم ندوۃ العلماء کے عظیم تبلیغ اجتماع تقریر کا اندر راجح ہے، سب دل سے نکلی ہوئی باتیں ہیں، جتاب مولانا تاریخ صاحب کے آنکھ کے آپریشن کا بیان میں مولانا کی محرکتہ الاراء تقریر کا بیان ہے جس کا پیغام تھوڑی دور تک یہ کتاب و فیات ہی سے متعلق ہو گئی ہے، بھی آگیا، غرض پیام انسانیت، رذقا دیانت پر جلسے یہ تھا کہ مسلمانوں کو عالم میں اور اپنے ماحول میں ایک مولانا قاری صدیق احمد صاحب کی وفات، مولانا ہوتے رہے اور مولانا کی موجودگی اور تقریروں سے شان امتیازی کی ضرورت ہے، بہترین تقریر عمریان پوری کی وفات، پروفیسر خلیق احمد ناظمی کی وقار پا رہے۔

مودہ میں پولیس کے چھاپے اور رائے بریلی میں ہے۔ پھر ایک شرارت آئیز رپورٹ اور ایک حریطہ وفات، مولانا سید عبدالغفار ندوی کی وفات، شہاب مہمان خان کی خلاصی کا بھی ذکر آیا، اس بات سے بڑا اور جارحانہ سماں میں اور اشتغال اگزیزی کا بیان ہے جس الدین دیسوی کا انتقال، غرض تھوڑی سو اخ خ عمری کے اطمینان ہوا کہ سب نے بشوں ہندو عوام اور عالمیں اپنی ساتھ سب کا جذبائی بیان، سو اخ عمری ایسی ہیسے دریا نظرت کا افہار کیا، یہ بڑی بات ہے میں از بگانگاں ہرگز نہ کر دیا تھا، مگر ہے یہ قسم ہو گیا مگر کچھ دن کے لیے لاہور میں میں الاقوایی سیمینار کا ذکر ہے، علامہ اقبال کی نالم، کہ مرن ہرچہ کر داں آشنا کرد

مقصد کے حصول کے لیے سب کچھ تج دینا، اس سے پوری ملت بہرہ مند ہوئی ہے، یقیناً باکمال مرشدوں کی سو اخ حیات لکھی ہے، اہل دل اور اہل حق کے طفولتات بیان کے ہیں، سب انہیں پڑھ سکتے ہیں مگر ہیں ایک خاص طبقہ کے لیے، بڑے مبارک اور مسعود لوگوں کے لیے مگر مدد دد، یہاں حسن کو جاگا کیا ہے، اس حسن سے آنکھوں کو مختشا کیجئے۔

میرے لیے یہ بڑے شرف کی بات ہے کہ کاروان زندگی کے چھٹے حصہ پر ایک عیقٹ لگاہ میں نے کر مظہن ہو گئے ہوں گے، میرا خیال ہے نہیں، اب بھی اڑالی تھی جو ایک مطالعہ کے عنوان سے تحریر حاصل کر رہا ہوں اور غنوں، امیدوں اور ماندیشوں، شائع ہوئی تھی، اب اس آخری جلد پر بھی لکھنے کا شرف حاصل کر رہا ہوں اس جو امت رعنادی کی وجہ میاں محمود حسن ابھی میں نے لکھا ہے کہ داستان نتائج نتائج ہے، ہوتے شوق سے سن رہا تھا زمانہ حلقہ میں لیا اور وہاں پہنچا دیا، جو منزل مقصود تھی، یہ امتی اس میں کوئینہ آگئی، اب اسے ختم کرنا تھا، اس تھر کو لکھنے کی تحریک میں ہے، اس میں پہنچا جس کے صدر قشیں تک پہنچا زندگی بھر کی آرزو تھی، کتابوں کو اور ایک گذاز دل کے احساسات کو پہنچا زندگی بھر کے لیے ہے، اسے میاں محمود حسن کو پہنچا زندگی بھر کے لیے ہے، سفر کا رخت سر کھولا، طائے اعلیٰ نے اپنے حلقہ میں لیا اور وہاں پہنچا دیا، جو منزل مقصود تھی، یہ امتی اس میں کوئینہ آگئی، اب اسے ختم کرنا تھا، اس تھر کو لکھنے کی سعادت کس کے حصہ میں آگئی، وہی جوان کے علم و دانش ایک فلسفی کے جہاں فرشتے پیر رکھنے سے گھبرا تے ہیں دہاں بھولے نا سمجھ لوگ بے سوچے سمجھے دھڑے داخل مولانا محمد راجح حسینی صاحب کیا کیا رجہ اللہ نے انہیں کو پہنچا زندگی بھر کے لیے سر کا رو دعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت مولانا پہنچے، حضور ا جو کچھ بھی آپ کو خوش اور مطمین کرنے کی بات تھی میں نے سب کی ادب اسلامی کے روح روای، اسلامک اسٹریز آکسفورد کے سرپرست گران کے لیے اول اور آخر، تھا برواباطن سب مددوہ، دو اور مددوہ لازم اور مددوہ ہیں، اسے امت کی بہرہ دی کے لیے پورا استعمال کیا، حضور ان کے ساتھ تھیک نامی، بلند نگاہی اور پاک دامانی کا جلوس چلا ہے، یہ جلوس طلب اور علماء کا ہے مگر فیض سب اخلاقی تھا، پیغام وہی ہے، اے ایمان والوں اسلام میں کامیں نے کر لیا، اب آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوں۔

حضرت مولانا نے چھٹی جلد پر میرے مضمون کو پڑھ لیا تھا، قدر و رانی کے کلمات زبان سے نہیں کہ تھے مگر مہربان چہرہ کے نقوش میر انعام ہو گئے تھے۔ حضرت مولانا کی تحریر کا ایک خاص و صفت سادگی اور ہلکی قلائقی ہے، بھی وصف ان کی کتابوں کے دل میں دخل کرتے ہوئے اس حیر مضمون نگار کو اس پر حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا راجح صاحب کوئی راہ میں چھ کر تا چلا جاؤں گا، یہاں تک کہ سمندر آگیا، مولانا نے پانچ گھوڑا اسمندر میں ڈال دیا اور کہا کہ اپنے روحانی سفر کو، ہر دو حضرات نے باکمال مرشدین کا درج پایا، لوگوں کو خلافت بھی تقویض کی مگر تقریباً نہیں کیا، اس پر سالار کے جوش و جذبہ کی جتنی تعریف کی جائے کہ مگر کیا حضرت مولانا اس بارگاہ میادی میں پہنچ سارا کارنامہ فضائل کا ہے، دین ٹھی، دین ٹھی، دین ٹھی،

تھنچ رہے ہیں، دل کے شیشے سے ہر جذبہ جھلکا ہوا، تھنچ رہے ہیں، دل کے شیشے سے ہر جذبہ جھلکا ہوا،

ہندوستانی میڈیا کا کردار

[اےک تجزیہ]

سلمان ندوی

کہ ہم نے یہ جرم اور اس کی پلانگ فلم کو دیکھ کر کیا، کیا اس کے بعد بھی شکر رہ جاتا ہے کہ ملکی حالات کو بگاڑنے میں ان فلموں کا کردار تھا ہے؟

دملکوں کے درمیان جہاں ذرا سی حساسیت
بڑھتی ہے کہ ہمارے ذرائع ابلاغ کا بلڈ پر شرہائی ہوتا
شروع ہو جاتا ہے، اور میدان کے بجائے اسکرین
اور صفحات پر جگ چھڑ جاتی ہے، دونوں ملکوں کی جنگی
اور فوجی طاقت کا اندازہ لگایا جاتا ہے، سرحدوں پر
فوجیوں کو اپنے دکھائے جاتے ہیں جسے شتر نے اور باز

ملک کی فرقہ وارانہ ہم آنکلی کو بگاڑنے میں.....
فلموں کا بھی بڑا دخل ہے، سینکڑوں کی تعداد میں دش
بھتی کے عنوان سے ایسی قلمیں بنائی گئی ہیں جو سوائے
نفرت کے کچھ اور جنم نہیں دیتیں، جب "ٹکتی مان"
سیریل کو دیکھ کر بچہ کئی منزلہ عمارت سے کوڈ کر جان
دے سکتا ہے، ایک سیریل بے متاثر ہو کر ایک بچے کے
میں پھانسی کا پھنداڑاں لکھا ہے، "دھوم" کے دھنوں پر
گاڑی دوڑا کرنے جوان اپنی جان ہار سکتے ہیں اور باز گزر
کے نقش قدم پر لوگ قتل کے واردات کو انجام دے سکتے
ہیں تو پھر یہ تسلیم کرتا پڑیگا کہ ملک کی دھماکہ خیز صورتحال
میں ان فلموں کا بڑا حصہ ہے جن میں مسلمانوں کو ہمیشہ
غدار، آئی، آئی کا ایجنت، وہشت گرد و آنکھ واد
نا کر پیش کیا جاتا ہے، ان فلموں میں دو کردار ہوتے
ہیں: ایک کردار وطن کی محبت جگاتا ہے تو دوسرا کردار
غدار وطن سے نفرت کو سکھاتا ہے، آپ سب جانتے
ہیں کہ محبت کے مقابلہ میں نفرت کرنا آسان ہوتا ہے،
اس لئے وطن سے محبت بدا ہونا نہ ہو البتہ مسلمانوں
بالیساں وہاں کے تجزیے نگاروں اور ہین الاقوامی
واحد حل ہے۔

اپنے شکار پر حملہ کے لئے پرتوں رہے ہوں، ہتھیاروں
کی نمائش کی جاتی ہے، گھار کے یہ عازمی اور الائچیکو
 بتاتے ہیں کہ اگر فلاں ملک نے فلاں شہر پر حملہ کیا تو
جوابی حملہ فلاں شہر پر ہو گا، اور اسکی ایسی تباہیاں پیش
آئیں گی، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پورا ملک آتش کیر مادہ کی
طرح سلانے کے لئے تیار ہو جاتا ہے، اور یہ سختی خنزی
بس اوقات مخصوصوں کی جان بھی لے لتی ہے جیسا کہ
ایک بچی نے بلیک ہول کے نتیجے میں آنے والی
مفروضہ قیامت کبری کے خوف سے اپنے آپ کو موت
کی نیند سلا دیا، بعض ٹی، وی چینیوں پر جگ کا ماحول
بنایا جاتا ہے، سچھلی جنگوں کی تفصیلات کو پیش کر کے
خون کو گرمایا جاتا ہے۔ انتہا یہ ہے کہ جنکی ماہرین اور
سابق اعلیٰ فوجی عہدیداران تک کی باتوں کو مسترد کر
دیا جاتا ہے اور پروگرام پیش کرنے والی لڑکے اور
لڑکیاں جن کا انتخاب قابلیت سے زیادہ مارٹن پر ہوتا
ہے، یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ جگ ہی
چلتی ہے جس پر برادران وطن سوار ہوتے ہیں، جو اس
ملک کو چھوڑ کر ہندوستان آنا چاہ رہے ہیں، ان کے
دل خون کے آنسو رورہے ہیں کہ ہمیں اپنا وطن
چھوڑنا پڑ رہا ہے لیکن مجبوری ہے، ابھی ٹرین روانہ بھی
نہیں ہوتی ہے کہ مسلم بلوائیوں کا ایک غول بیاں باں
آتا ہے اور پوری ٹرین خون سے نہا جاتی ہے، ٹرین
اس لئی پیٹی حالت میں جب ہندوستان داخل ہوتی ہے
تو پورے ملک میں آگ لگ جاتی ہے اور جن جن کر
مسلمانوں کو مارا جاتا ہے۔ یہ ہے اس فلم کی ایک
جھلک، اس منظر کوڑہن میں رکھئے پھر یاد کیجئے
چند سالوں بعد پیش آنے والا سارہ متی کیس اور
گودھرا کاٹ اور اس کے نتیجے میں پھوٹنے والا یک
طرفہ فساد جس نے ہزاروں مخصوصوں کی جان لے لی،
ملک کی اربوں کی املاک کو تباہ کیا، اور لاکھوں کو بے
گھر، کیا دنوں جھلکیوں میں آپ کو مہاٹت نظر نہیں
آتی، مغرب کے بارہ میں آتا ہے کہ وہاں حکام اپنی
مالیساں وہاں کے تجزیے نگاروں اور ہین الاقوامی

سے نفرت ضرور ہو جاتی ہے، چھپلی صدی کی آخری سیاست پر لکھنے والوں کی روشنی میں بناتے ہیں، ۱۱/۹ دہائی میں ایک فلم 'غدر، ریلیز ہوئی، مشاہدین بتاتے دہشت گردی کے جواعداد و شمار انگریزی اخبارات نے کے بارہ میں یہ رپورٹ آچکی ہے کہ اس ذرا مسد کا خاکہ ایس کے ہیں، اس سے پہلے چٹا ہے کہ: پہلے ہی ایک فلم میں پیش کیا جا چکا تھا، اور خود ہندوستان میں جرام کے واقعات میں مجرمین نے یہ اعتراف کیا ہے، کہانی کے آغاز میں رڑوی ملک سے اک ٹرنس ☆ ۲۰۰۶ء میں ۶۲۰ لوگ مارے گئے جن

Digitized by srujanika@gmail.com

پھر کچھ بیلِ القدر حضرات کی وفات کا ذکر رہا مولانا کے دائیں ہاتھ تھے، فنا فی الندوہ تھے، انتظامی امور اور سلطان بروتائی ایوارڈ پر یہ ساتویں جلد ختم ہوئی اس کی زبردست صلاحیت تھی، ندوہ کے لیے حضرت مولانا کی معیت میں نہ معلوم کتنے سفر کے، تبلیغی جماعت کے کے بعد بھی حضرت مولانا ۵۵ مہینہ اور جنے، اس دوران کام کوندوہ میں آگے بڑھایا، شعبۂ حفظ و قرأت قائم کیا، کے واقعات کو حضرت مولانا راجح صاحب نے بیان کیا ہے بالکل خرد کی کیفیت رہی، قدرے گریہ و ہم میں رمضاں کی بھار دیکھی اور زندگی سانسیں لیں، سانحہ ارتھاں غیر متوقع نہ برس رافانہ رو، اس حصہ کا تعارف مولوی سید حمزہ حسنی نے کیا ہے اور اختصار جو بلاغت کی جان ہے اس کو بخطوط بھی کتاب میں درج ہیں، یہ تقریباً مضمون نگار بھی ان کے ذکر سے جذباتی ہو رہا ہے، کیا بلند و بالا شخصیت تھی، اللہ تعالیٰ جنت میں اعلیٰ درجات دے۔ سید محمد ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سے شروع ہوا ہے، یہ

ایک حاموش طبیعت، نیک دل اور منتظم خاتون تھیں مولانا کے ہان سے ان کے ولی صد مہ کا اظہار ہوتا ہے۔ مولانا عبدالجی حنفی کی شاہکار تصنیف نزہۃ الخواطر واللوں اور ڈاکٹروں کا کیا بس ہے۔ ہر جگہ عائبانہ نماز جتازہ ہوئی، حریم کی بلا دعیریہ میں طباعت اور اشاعت کی خبر حضرت مولانا

اب پھر جگ بیتی شروع ہوئی، محدث عصر مولانا کی بڑی مسرت کا باعث رہی، کتاب کو کمل بھی حضرت ہڈے زبردست مجھ نے نماز پڑھی اور امام عبد الرشید نعمانی کی طالب علمی اور رحلت کا بیان ہے مولانا نے کیا تھا، اس کا تعارف مولانا عبد اللہ عباس مددوی عبد اللہ السبیل کا تعریفی مکتوب آیا۔

حضرت مولانا نے اپنے تمہارے کو حضرت مولانا حیدر حسن خاں صاحب رحمہ اللہ
نهیں دارالعلوم کا ذکر آتا ہے جو حضرت حاجی امداد اللہ
سے اجازت یافتہ اور صاحب سلسلہ تھے، یہ عرض
کر دوں کہ وہ میرے والد مرحوم کو بہت عزیز رکھتے تھے
س لیے ان کے ذکر نے اس حضیر کو تھوڑا سا جذباتی
کر دیا، ان کی وضع کچھ ایسی تھی کہ جیسے حضرت جبرئیل
علیہ السلام انسانی قلب میں آگئے ہوں، مولانا راجح
صاحب نے بھی ان کا ذکر بڑی عقیدت سے کیا۔

اس سلسلہ میں ایک بڑے بزرگ حضرت مولانا اجلas کا حال بیان کیا جس میں مولانا بوجہ علامت شریک نہیں ہو سکے تھے، مولانا مجاہد الاسلام صاحب کر لائے ہیں یہ کتاب "نمونہ سلف حضرت مولانا" نے فرمایا کہ حضرت مولانا اول دن سے اس کارروائی مولانا سعید الرحمن صاحب اعظمی، مفتی محمد ظہیر الدین رحمۃ اللہ علیہ نقوش و تاثرات" کے سالاروں میں رہے ہیں۔

پھر بسمیٰ کے اجلاس کے خطبہ صدارت کا بیان بیان بھی بڑی محبت سے ہے، اللہ مولانا تمیٰ اور حضرت مولانا نے ندوہ کے مہمان خانہ میں اس کا ہے، اس اجلاس کے نھیک دو ہفتے کے بعد حضرت مولانا کو ہمیشہ خوش و خرم رکھے کیونکہ وہ مولانا جزا کے، اور یہ حد محنت اور عقیدت کے کلائے کرتا

اب حضرت مولانا مسین اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اقبال کے اشعار کئے ہیں جن کا ماحصل یہ ہے کہ ”خاص بہر حال خاتمہ اس بات پر ہے کہ سے کی باری آتی ہے، ”زبان پر بار خدا یا کس کا نام آیا،“ وہ ہے ترکیب میں قوم رسول مانگی،“

درندہ لازم اور ملزم تھے، اساف کے مرتبی تھے، حضرت
نیاری کے عالم میں حضرت مولانا نے دینی تعلیمی
☆☆☆☆☆

مرکوز کردی تھی جبکہ مہلوکین میں سے ایک تھائی سے غیرہ مدد دارانہ رویہ کی وجہ سے میڈیا پر ٹھوپ کرنے کے لئے زیادہ شیواجی ٹریکٹس پر فائرنگ میں بلاک ہوئے تھے، قانون بنانے کی پوری تیاری کر لی گئی تھی، دہلی میں مگر بد بختی سے ان میں کوئی صاحب ہڑوت نہیں تھا، اس سیریل بم دھماکے کے موقع پر بہادر میڈیا نے ہوم فری لئے انہیں ذراائع ابلاغ نے نظر انداز کر دیا، کیا شیواجی صاحب کے جو خبری تھی اس پر انکی یوکھاہٹ قاتل دید ٹریکٹس پر مرلنے والے غریب انسان نہیں تھے؟ بھی تھی اور قاتل داد بھی، گذشتہ مہینہ ملک کے نائب صدر بلہ ہاؤس انکاؤنٹر پر ایک معروف روزنامہ نے میڈیا کو حدد وہ میں رنے، ما مقصد نہیں کی تلقین، اور رعوام تک پہنچائی جاتی رہی اور ایسا لگا کہ اس کے علاوہ کوئی اور ایشو ہے ہی نہیں، دور افتادہ گاؤں میں ایک لڑکی نے رسی کی زوبنے والوں کی جان بچائی، سیاست کی دل کی بن آئی، اس لڑکی کو بہادری کا میڈل والوں کا تائما بندھ گیا، یہاں تک کہ لڑکی

اس صورتحال سے کھرا گئے، سوال یہ ہے کہ
حاتم میں میڈیا کی اس قدر فعالیت نے عام
کو کیا فائدہ پہنچایا؟ اس کے برخلاف
کہڑے کئے، اور اس انکاؤنٹر کو ٹکٹوک و شبہات کے
کثیرہ میں کھڑا کر دیا، چند گنے پتے اخبارات کے سوا
کسی نے اس کا نوٹس نہیں لیا، آپ کو حیرت ہو گی جس
خبر کے اردو ایڈیشن نے یہ جہاد چھیڑ رکھی تھی انہی
دنوں اسی اخبار کے ہندی ایڈیشن میں بالکل مسلم
مخالف اور مسلم دشمن مواد چھپتا تھا، اس سلسلہ میں، میں
نے اردو اخبار کے عزت مآب ایڈیٹر صاحب سے براہ
راست بات بھی کی، لیکن ظاہر ہے اس کا کوئی نتیجہ نہیں
لیا رول ادا کیا؟ فلمستان کے باز یگر بھی
میدان میں آئے لیکن ملک کے چوتھے

Digitized by srujanika@gmail.com

جانے والے ذرائع ابلاغ نے کیا کردار
مر میں ایک لڑکی کی ہمت کی داد دی گئی لیکن
ماخیز میں درجنوں مدارس و مساجد نے
س کو پناہ دی، ان کے کھانے پینے کا انتظام
ساجد کے خلاف زہرا گلنے والوں کا ذرہ
نہیں آئی کہ ان مساجد و مدارس کی اس
چند لفظوں کا خراج ہی ادا کر دیتے، اس
میڈیا نے تو یہ بھی نہیں کیا کہ باندھ
کی بھنک کیوں نہیں مل سکی؟ اور اگر ملی تو منظر عام پر کیوں
نہیں آئی؟ اور آج جبکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو چکا
بچا ہی کیا جاسکتا تھا، لیکن آخر وہ
ہے تو اس پر پابندی لگائے جانے کا مطالبہ کس نے کیا؟
اب مٹھا کے اس منفذ، رول کا احتصار ملک کے
صہونت کے علاوہ کس کے ہو سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

☆☆☆☆☆ حاس لوگوں کو ہونے لگا ہے، اسی لئے وفاقہ فرماندوں کے حملے کے علق سے ذرائع ابلاغ نے اور اوبراے ہوٹل اور نریمن بلڈنگ پر سے پھنسکار پڑتی رہت ہے، میں سانحہ میں میڈیا کی میں

میں ۹۲ سکورٹی فورسز اور ۳۱ دہشت گرد اور بقیہ عام میںی حادثہ سے متعلق چھپا، جس میں انہوں نے لکھا ہے وہ بھی اس صورت میں کہ معاملہ ایسے دو فریقوں کا ہے جو ہر وقت حساسیت کے شکار ہوتے ہیں۔

☆ ۲۰۰۷ میں شمالی شرقی ریاستوں وغصہ کا اندازہ لکائے میں ناکام رہا ہے، پورے ہندوستان نے ۱۰ سوچنے تک ملی ویژن پر اس حملہ کو اور تو ہرگز اس پر توجہ نہ دی جاتی لیکن یہ سطحیں اس صحافی میں دہشت گردی کے واقعات میں کل ۱۹۰۱۹ افراد مارے گئے، جن میں ۶۵ خاندانی دستون، ۱۰۵ دہشت اس میں مرتے ہوئے لوگوں کو دیکھا ہے، یہ واقعات کی ہیں جن کی تحریروں سے سیاست کو رخ ملتا ہے، رائے عامہ ہموار ہوتی ہے، اور جو کسی نہ کسی درجہ میں گزرا اور شہریوں کی ہلاکتوں کی تعداد ۳۵۳ تھی۔ ان کے ذہنوں پر نقش ہو گئے ہیں۔

☆ گزشتہ سال مرنے والوں میں ۶۱۲ مضمون کا یہ اقتباس کئی لحاظ سے اہم ہے: غیر جانبداری کی شہرت رہتے ہیں، یہ سڑکیں ہیں سب سے دہشت گرد، ۳۰۵ مسلح دستوں کے جوان اور ۵۰۳ شہری ا۔ ان جملوں میں ممیٰ حادثہ کے لئے براہ صحافی کلد یپ نیر صاحب کی جنہوں نے ایک راست پا کتنا کو ذمہ دار تھا رائے جانے کی کوشش کی بھر پور صحت مند صحافتی زندگی گزاری ہے۔

صرف نارتھ ایسٹ کی ریاست منی پور میں ۵۰۰ جاری ہے جبکہ فریقین کے درمیان ابھی جوابی مشاعرہ
اوگ مارے گئے، گواہی میں مبین سے پہلے بھی سلسہ ہی چل رہا تھا اور متفاہد بیانات آرہے تھے، کلدیپ نیر صاحبی نے جو کچھ لکھا تھا اگر اس کو پڑھیے تو
واردہما کے ہوئے اور مبین سانحہ کے بعد بھی، لیکن دو شواہد و فرائیں کا تبادلہ ہو رہا تھا، تو پھر میڈیا کو یہ حق
باتیں قابل غور ہیں کیا ان ریاستوں کی عوام اسی کیسے پہنچا کر وہ حصی رائے آنے سے پہلے اس طرح
گئے ہیں، ۱۹۹۲ء میں جومبی دھماکے ہوئے تھے اس دہشت کی زندگی گذرا رہی ہیں جیسی دہشت یونی اور

ملک کے دوسرے صوبوں میں ہے؟ کیا ان ریاستوں کے باشندوں کو ملک کے ہوتلوں، سیاحتی مسٹلہ بنایا جا رہا ہے اور ایک ملک کی عوام کو دوسرے مسلمانوں کی جنگ لڑی تھی لیکن آج مسلم حمایت ملک پرستوں اور سرکاری وقارت میں انہی دشواریوں کے خلاف غم و غصہ میں جلتا کیا جا رہا ہے جو کسی غداری کا دوسرا عنوان بن گیا ہے۔

کا اور نگاہ غلط انداز کا سامنا کرتا پڑتا ہے جن طرح ملک کے مقادیں نہیں ہے۔ میڈیا کی اس غلط روشن، دوہرے معیار اور تعصب کا سامنا ان افراد کو کرتا پڑ رہا ہے جن کے ساتھ "اعظم گردنی" یا "کشمیری" کا لاحقہ لگا ہوا ہے؟ آسام میں میڈیا نے ان واقعات کو ان کے ذہنوں میں نقش کر دیا ساتھ ساتھ ہمارے نام نہاد نہاد قائدین و سیاست دال، مسلسل دھماکوں کے بعد ہم نے وہاں کے مسلمانوں پر بھڑاکا کر دیا۔

کو بھی موقع نہیں مل سکا۔ حالانکہ اخبارات کا تجزیہ یہ ہے کہ ان ریاستوں میں دہشت گردی کے واقعات کے بجائے 'کاروبار' میں لگا ہوا ہے، جس کی وجہ سے کبھی اور اس کے نتیجہ میں جانی والی نقصانات ملک کے خطرہ ہوتے کوشش یہ کی جاتی ہے کہ وہ خبر عوام تک اس ملک کے مستقبل پر ایک سوالیہ نشان قائم ہو جاتا ہے، دوسری ریاستوں سے کہیں زیادہ ہیں۔ (سہارا وقت تک نہ ہوئے جب تک صورتحال قایوں میں نہ آپ کو یاد ہو گا کہ بھی کچھ دنوں قبل بچ کا زمین دوز گہری آجائے، ورنہ افراتفری کا ماحول پیدا ہو جاتا ہے لیکن نالی میں گرنے کا دو واقعہ پیش آیا تھا، مسئلہ مانے اس واقعہ کو جنوری جعرا (۲۰۰۹ء)

۱۳ اگر جنوری ۲۰۰۹ء کو ایک سینئر صحافی کا مضمون ان جملوں میں مضمون نگار میڈیا کی فعالیت کو سراہاتا اس طرح کو رکھا جیسے ملک پر کوئی یلغار ہو گئی، پل پل

ساحلی علاقوں کا ایک سفر

اور بھنگل میں مسلم پرنسل لا بورڈ کا جلاس

محمود حسن حنفی ندوی

جلد ایک نمایاں مقام پیدا کر لیا ہے، اور مدرسہ ضیاء الجلوں کے نام سے ندوہ کا علیت کا کورس اور جامعہ عائشہ عالیہ کے ارکان ہوں یاد بگیر مہماں ان اور مندوں میں ہوں۔ ایک بڑا مجھ اکٹھا ہو رہا ہے مگر اہل بھنگل نے دوسرے للبنات اور ایک اسکول چلا رہے ہیں، ۵ فروری کو ایک عظیم الشان جلسہ مظاہرہ قرأت کا انعقاد حضرت مولانا مزمل ندوی وسلمان خلیفہ ندوی علی الصابح کندلور سید محمد راجح حنفی ندوی کی سرپرستی میں طے ہوئی تھی اور ان کے ساتھ ہم اور شیخوگر کے بجایے کیا مگر حضرت مولانا تشریف نہ لاسکے، اور ان کی جگہ بھنگل روشنہ ہوئے۔

حال معموم مولانا سید عبد اللہ حنفی ندوی تشریف نہ لائے معلوم ہوا کہ حضرت مولانا سید محمد راجح حنفی خانہ انوں نے اس عربی خصوصیت کو دانتوں تک دبائے

ندوی اور ان کے رفقاء بھی سے بھنگل رات کے آخری رکھا ہے، چنانچہ مہماں کی حکمیت کے جو جو طریقے انہیں

اور مجھے ان کے ساتھ کر دیا گیا تھا، بڑا روح پرور مختار تھا، ہندوستان کے مختلف علاقوں، بیکلہ دلش، اور فرانس،

کنڑا کی قومیت رکھنے والے قراءت نے سبعہ وعشہ قراءت کے موئژ نہ نوئے پیش کئے، اور یہ ایک ایسا دلش

صلحیتوں سے استفادہ کے نت نے طریقے بھی انجاد کر لیتے ہیں، اور ان کو خصت کرنے پر علمی روحانی

منظر تھا کہ جو جہاں تھا وہیں پورے نشاط و انبساط کے کعبیج پر کیف مختار تھا۔

گنگولی میں

کندلور اور بھنگل کے راستے میں ایک راستہ الگ مستورات کے اجتماعات سے خطبات، تو جوانوں سے

کا زبردست اصلاحی خطاب بھی ہوا جس میں انہوں نے کئی اہم باتوں کی طرف توجہ دلائی، اور کہا کہ کسی اچھی آواز والے کی قراءت سے قرآن کا حسن دو بالائیں

برادر محترم مولانا عبدالرحمن ندوی بھنگل یہاں کے

بہت اچھی ہو جاتی ہے، اور کہا کہ قرآن کی حفاظت علماء، باشدے رائے بریلی میں مدرسہ ضیاء الحلوم میں اہم

قراءیا حفاظ کرام نہیں کر رہے ہیں بلکہ قرآن علماء، قراءت اسٹاد ہیں، ان کے سختیجہ مولوی امیر الرحمن نادمودی

اور حفاظت کی حفاظت کر رہا ہے، جس کی نظمات دار الحلوم رہبری کر رہے ہے، یہاں کے بدرس مصباح الحلوم

میں مولانا عبد اللہ حنفی صاحب نے بڑی رہنمائی کی طبیعت میں بعض غیر مسلموں کے تاثرات کن کر بھی کیا ہے۔

مطالعہ کا ان کو موقع ملا، جس کا یہ اڑپڑا کان کے دل

ایمان سے لبریز اور اسلام سے متاثر ہوئے، اس پرورگرام اور حفاظت کی حفاظت کر رہا ہے، اور کہا کہ قرآن کے شعبہ قراءت کے ذمہ دار مولانا قاری

ریاض صاحب نے اتحام دی۔

مدرسہ ضیاء الحلوم کندلور کے تعلیمی کاموں کے ساحل بھی انتیازی حیثیت رکھتا ہے، پاچ دریا دریاے

سر کردہ شخصیت اور مجلس انتظامیہ اسلام پرنسل ا

بودہ کے صدری اے غلیل الرحمن صاحب کے مکان ساہیہ کینڈر کی ہے، جس کے تحت ریاستی زبان میں

ماہنامہ "دوی پر بھا" نکل رہا ہے، اسلام سے متعلق کل ہی ہونے تھے اس لیے آج جانے کی ضرورت نہیں

تھی، اس لیے کندلور سے سید بھنگل ہوئے۔

/molana_siddique_bhagyalah_jamia_islamia_kundlora.html

جامعہ اسلامیہ بھنگل کے کتابوں اور اعلیٰ ادارے

خدمات انجام دی جا رہی ہیں۔

مولانا عبد اللہ ندوی کا ارادہ تھا کہ شیخوگر بھی

الحمد لله علی مولانا عبد اللہ ندوی اور کتابتیں شاخ اور کتابتیں ایک موئژ ادارہ

ہیں۔ بھی کے پرانے تعلق والے الحاج عبد العزیز تاہم صاحب جو کہ بیمار چل رہے تھے وفات پا گئے، شاید انہی کے لیے حضرت مولانا مذکور کا صمیمی آنا ہوا ہو، انہوں نے تماز جنازہ پڑھائی، انہیں حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی صاحب اور ندوہ العلماء سے گمراحت لعلہ اور وہ داعیاتہ اوصاف اور تخلیقی فکر و علمی درود رکھنے والے انسان تھے، رحمۃ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسحة۔

حضرت مولانا مدظلہ نے حال معلم مولانا

سید عبد اللہ حنفی صاحب کا اور راقم الحروف کو ان کی

معیت کے لیے کندلور و بھنگل کے لیے روانہ کر دیا،

اور خود ایک روز کے لیے مزید مشہر گئے۔

حضرت مولانا قاری امیر حسن صاحب مدظلہ بھی

عبداللہ حنفی صاحب، شاہد حسین صاحب، الحاج

عبد الرزاق صاحب اور راقم الحروف کے ساتھ عازم سفر

حنفی ندوی مدظلہ سے ملاقات کے لیے محمد مجھی کے

دائی اجلاس مولانا المیاس بھنگل کے والدوں پا گئے ہیں

سے لئے ہے اور غور کرتی ہے، فی الوقت حضرت مولانا

سید محمد راجح ندوی صدر بورڈ اور حضرت مولانا

سید نظام الدین صاحب جزل سکریٹری کی قیادت میں

کیا گیا اور سمجھی دعا گھوئے، رحمۃ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسحة۔

بھی دنیا کا معروف ساطھی شہر اور مشغول ترین

وستور ہند کی روشنی میں چیخ کر دیا ہے کہی مسائل میں

بندرا گاہ کی حیثیت سے معروف رہا ہے، متعدد حیثیتوں

اس کو دنیا کے شہروں میں انتیازی مقام حاصل ہے

وہ کسی کی نظر سے غنی میں اسی کے راست بھنگل کا سفر طے

حریر فرمایا تھا کہ ہمارے احباب میں قاری امیر حسن

پایا، اور اس کو اس کا حق دیتے ہوئے محض قیام بھی

کیا گیا، الحاج غلام محمد مجھی بھنگی صاحب کی عیادت کی

کمی اور انہی کے یہاں قیام رہا، کچھ اہل تعلق قدیم

عزم وہت، استقلال اور لگروانش، تجارت و صنعت کی

وجید حضرت مولانا سے ملت آئے، مولانا سید عبد اللہ

حنفی صاحب کو اپنے دعوی میں کے کچھ افراد

آنکھیں ملا رہا ہے، اہل بھنگل کے درمیان ضلع اؤسی کا ایک

تعلق کندلور ہے جہاں مولانا مذکور کی طرح شافعی

السلک، تاجرا و دین و ملت کی فکر رکھنے والے حضرات

یہاں کے لیے طے کردی گئی، اپنے عزم وہت، جوش

و ولکا مظاہرہ کرتے ہوئے اہل بھنگل نے ایک اجلاس

کاموں میں سرگرم ہیں، جن میں خصوصاً برادر مولانا

عبداللہ ابو بکر ندوی قابل ذکر ہیں، جنہوں نے بہت

تعریف و تبصرہ

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی علیہ الرحمہ، مصنف کو دعا اور داد دینی چاہئے کہ انہوں نے سمجھیدہ ترین اور توجہ طلب موضوع پر مواد اور ہدایات جمع کرنے کی محنت کی، اور وہ ایک مستقل تصنیف بن گئی، اللہ تعالیٰ اس سے نفع ہو چکے، اور سی و محنت کو قبول کرے، (از مقدمہ کتاب) بیماری، اسیاب موت، موت اور اس کے بعد کے دنیوی مراض کے احکام مصنف نے بڑے لذتیں انداز میں بیان فرمائے ہیں، جزاہ اللہ خیرآ۔

تحقیق ڈاکٹر ولی الدین آفی الدین الندوی
ناشر: وزارت عدل و امور اسلامیہ و اوقاف ابظی
کل صفحات ۲۱۲، بلا قیمت

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کا نذر حلوی کی کتابوں میں جزو الوداع و عرات النبی مطہرہ کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے، جس میں ان کی محققانہ، عالماں، عارفانہ شان پوری طرح جلوہ ناشر: انجویشن پبلیشنگ ہاؤس، کوچہ چندت، لال کنوں، دہلی ۶۸ صفحات کی یہ کتاب بچپاس روپے کی ہے، جس کا انتساب مصنف نے اپنے والد جناب گلیل چشتی کی جانب کیا ہے، اور وجہ یہ بتائی کہ انہوں نے جنگ آزادی کے بعض سربست راز بتائے، مولانا سید ولی الرحمنی کا ابتدائی ہے اس کتاب میں آزادی کے سورماؤں کے سیکڑوں نام ہیں، ان تحریکات، اداروں، اخبارات، رسائل کا تذکرہ ہے جن کا ملک کی آزادی میں کلیدی رول رہا گوان کی خدمات کی عصیتی مصلحت سے فراموش کر دی گئی، مصنف نے شیلی اسکوں کے ایجادی اسلوب کو اختیار کر کے مختصر کتابچہ میں خیم کتابوں کا مودا کشنا کر دیا ہے، یہ ان کا تفصیلی کمال ہے، وہ لکھنؤ آموز مصنف نہیں بلکہ صاحب طرز اور مراہی ادیب اور مورخ وداعی بھی ہیں، حضرت مولانا علی میان رحمۃ اللہ علیہ کی بیان انسانیت کی تحریک کے فعال کارکن ہی نہیں رہنا بھی ہیں۔

تحقیقات قرآن ذکر پہلے اس کا ہونا چاہئے تھا مگر تہرہ کے لیے کتاب دوسرا نمبر پر آئی مگر طبع سوم کی حیثیت سے آئی، اس میں بھی معاشرہ کو سامنے رکھ کر معاشرہ کے بدترین خرایموں مٹا شرک، بے ایمانی، سود، زنا، نفاق، اسراف، شراب، جواہریہ کے تباہ کن اثرات اور اس کے ازالہ کے اسیاب بیان کے ہیں، مولانا محمد تصدق ندوی

ناشر: بیت الامام بزرگ، مسجد جہلوی، شلیع بیدو، کرناٹک ۷۷۷ صفحات، قیمت ۹۰ روپے
یہ ایک اہم اور ضروری کام تھا جسے ایک ندوی فاضل مولانا تصدق حسین نے انجام دیا، بقول

جزو الوداع و جزو عرات النبی تسبیح

لہرام الحمد

محمد زکریا کاذر حلوی

☆☆☆☆☆

جدید لکش سونے، چاندی کے زیورات کیلئے ہمارے شورم

گھنٹ پیلس
میں آپ کا چھپا مقدمہ ہے

Gehna Palace

Whenever you see Jewellery
Think of us

حاجی عبد الرزاق خاں، حاجی سعید حسروف خاں، ہمہ فاروق خاں (چاند)

ایک ہزارہ بھج کے سامنے آکری گئے، جو کہ

Maqbool Mian
Jewellers

مقبول میاں جویلریز

Jutey Wali Gali, Aminabad Lucknow.
Mob: 9956069081-9919089014

Mohd. Irfan

Mob. 9305672501

ARHAM

MEN'S WEAR

Specialist

Sherwani, Jodhpuri Designing Suits

KOREY WALI GALI, NEAR USMANIA MASJID
PATANALA, LUCKNOW

R. U. Khan

09335916892
09415001164

ace label world

Manufacturer - Computerized Woven Labels,
Computerized Embroidery, Monograms & Tags and Printed Labels

2, VIJAY SABHA MARG, HAZRATGANJ, LUCKNOW-226001 INDIA
Ph: 91-522-2223625 E-mail: acelabelworld@rediffmail.com, rupwise@gmail.com

Factory: 120 KM. STONE, SIKKORI, (NEAR NADIA COLLEGE) HAZRAT ROAD, LUCKNOW.

بُروپرائٹر: ولی اللہ
WALIULLAH
JEWELLERS

All Kinds of Gold, Silver
& Diamond Jewellery
Jutey wali Gali, Aminabad, Lucknow



ممبی کے قارئین کی حدست میں

ممبی کے قارئین "تیری جات" سے گزارش ہے کہ "تیری جات" کے سلسلہ میں تحریک کرنے والے
بنے کے سلسلہ میں دل کے پرے پر اپنے گام کریں، وہاں ان کو تم میں کرنے کی رسیل جائے گی۔

ALAUDDIN TEA

44, Haji Building S. V. Patel Road
Null Bazar, Mumbai-400003
Tele: Add Cupkettle

CAFE FIRDOS

Partly Air Conditioned
MOGHALAI & CHINESE FOOD

Tel: 23424781-23459921
145, Sarang Street, Crawford Market, Mumbai-400003

Contact:
Mr. M. Atto : 9919035697
Mr. M. Imran : 9415757256
Mr. Zeeshan : 9330726196

Phone: (022) 2516840
(022) 2027442

ردیٰ میڈیا صرفہ ملموں کا قابلِ استفادہ مرکز

اعلیٰ کوائی، جدید ترین فشن کے ساتھ

Shirts, Trousers, Coats, Embroidered, Sherwanis, Pullovers,
Jackets, Kurta-Suits, Night Suits, Gown & Ties.

شاروی بیاہ، یو بار اور تقریبات کے لئے شاہد روزخیرہ، تحریف ایکس قابل بھروسہ برائی

menmark®

Ultimate Men's Clothing

MFG, Wholesale, Export & Retail
58, Halwasia Market, Hazratganj, Lucknow. -226001